رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

شرح قیمت بہر حال مین پیشگی لی جائے گی!

عوام سے
خواص سے
ہندوستان سے باہر
غیر مذاہب او غیر مستطیع احباب سے

نمبر ۱۱ و ۱۲ قادیان دار الامان مورخہ ۷- اپریل سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۲۶- ربیع الاول سنہ ۱۳۲۸ھ جلد ۱۴

سالانہ جلسہ کے مفصّل حالات

اِمسال سالانہ جلسہ جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے بعض وجوہات کی بنا پر بجائے ایام تعطیلات کرسمس تعطیلات ایسٹر پر ملتوی کر دیا گیا تھا۔ کرسمس کی تعطیلات مین بھی لاہور مین ایک عظیم الشان جلسہ لاہور مین مسیحی لیکچرون کے جواب مین اسلامی لیکچرون کے سلسلہ کا ہوا تھا۔ اور سلسلہ کے باہمت نوجوانون کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت یکم جنوری سنہ ۱۹۱۰ء تک متواتر سلسلہ جاری رہا بہرحال سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات پر ملتوی ہوا۔ اور معمول کے موافق پہلا کام

کرایہ ریلوے مین رعایت

کی درخواست تھی افسران ریلوے نے گو رعایت دینا منظور کیا مگر یہ رعایت اس مرتبہ بجائے نصف کے کم تھی یعنی ڈیوڑھا کرایہ دیکر دونون طرف کا سفر ہو سکتا تھا اور اس مین بھی سو میل کی شرط تھی اور اس طرح پر کرایہ ریلوے مین باوجودیکہ بہت ہی کم رعایت کی گئی تاہم ہم اس احسان کیلئے بھی افسران ریلوے کے شکر گزار ہین۔

بعض سٹیشنون پر ہمارے مہمانون اور دوستون کو بعض مشکلات بھی پیش آئین خصوصاً ریلوے سٹیشن کھیوڑہ کی شکایتیں کثرت سے مجھے ملی ہین اس کے متعلق الگ مین افسران ریلوے کو توجہ دلاؤنگا۔ سردست مجھے یہ ظاہر کرنا ہے کہ اس کمی رعایت کا کوئی نمایان اثر ہمارے احباب اور دوستون پر اس حیثیت سے نہین پڑا کہ

وہ کم آوین

اگرچہ موسم کے لحاظ سے جبکہ بعض مقامات پر طاعون پھوٹ نکلا ہے۔ اور خاص قادیان مین بھی بعض وارداتین ہو چکی تھین ممکن تھا کہ اس جلسہ پر آنیوالونکی تعداد مین کمی رہتی مگر خدا کا شکر ہے کہ

ان باتون کا اثر مجمع پر نہین پڑا

اور جبکہ سال گذشتہ کے جلسہ پر کثرت سے شامل ہونیوالے احباب کیوجہ ہمارے مخالفون نے صرف یہ قرار دی تھی کہ یہ اجتماع آخری مرتبہ ہوا ہے

اب نہین یہ دیکھکر شرمندہ ہونا پڑیگا۔ کہ اس قوم کو جذب کرنیوالی قوت اور طاقت ایسی ہے۔ کہ اس پر کسی اور قوت کا اثر نہین پڑ سکتا۔ اور محض اخلاص ہے جو انہین کھینچے لئے آتا ہے۔ اور خدا کی رضا جوئی ہے جو

زبردست کشش ہے

قادیان جیسے گاؤن مین ہزارون انسانون کا مجمع ایسے وقت مین عجیب حیرت انگیز امر ہے۔ اور ہمیشہ اسکو

یاتون من کل فج عمیق

کی پیشگوئی کو یاد دلاتا ہے۔ قادیان مین طاعون کی بعض وارداتون کا شروع مارچ مین ہو جانا خوف دلاتا تھا۔ کہ کہین جلسہ کو ملتوی کرنا پڑے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور جب واقعات پیش کئے گئے۔ تو آپ نے

دعا کا وعدہ فرمایا

اور بعد دو روز دعا کرنیکے جلسہ کے التوا یا عدم التوا کے متعلق فیصلہ کرنیکا حکم دیا اور بالآخر آپ نے جلسہ کا ہو جانا ہی ضروری سمجھا مگر یہ پسند کیا کہ مہمان باہر خیمون مین اتارین اور رات کو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مکہ معظمہ میں تھی خود مکہ اور حبشہ کی سلطنت میں جو حبشہ میں تھی صحابہ کرام کو رکھکر ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہمیں کس طرح کی زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ امن زندگی کے خواہش میں سے امن ہے اگر امن نہ ہو تو کسی طرح کا کوئی کام دین یا دنیا کا عمدگی سے نہیں کر سکتے۔ اسلیئے میں تمہیں تاکید کرتا ہوں۔ کہ

امن کی کوشش کرو

اور امن کیلئے ایک تو طاقت کی ضرورت ہے۔ جو گورنمنٹ کے پاس ہے دوسرے نیک چلنی اور گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری تمہارا فرض ہے میں اس امر کو کسی کی خوشامد کی غرض سے نہیں بلکہ حق پہونچانیکی غرض سے کہتا ہوں کہ

امن پسند جماعت بنو

تاکہ ہر قسم کی ترقیوں کا تمکو موقع ملے۔ اور جیسے زندگی بسر کرو اس کا بدلہ مخلوق سے مت مانگو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھو اور اسی سے مانگو۔ یہ خوب یاد رکھو کہ بلا امن کوئی مذہب نہیں پھیلتا اور نہ پہول سکتا ہے پس

تم امن کے قائم رکھنے میں ہمیشہ گورنمنٹ کا وفاداری سے ساتھ دو

میں اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہوں کہ حضرت صاحب کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے اس احسان کا بدلہ اگر امن کے قائم کرنیکے لیئے کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ اسکا نتیجہ ضرور دیگا اور اگر خلاف ورزی کرینگے تو اس کے بد نتیجہ کا ضرور منتظر رہنا پڑیگا۔

پھر اس کے بعد ایک اور بات کہتا ہوں کہ باہم محبت کو بڑہاؤ اور بغضوں کو دور کرو اور یہ محبت بڑہ نہیں سکتی جب تک کسی قدر تم صبر سے کام نہ لو اور صبر کرنیوالے کیساتھ خدا ہوتا ہے۔ اسواسطے صبر کرنیوالے کو کوئی ذلت نہیں پہونچ سکتی۔

اتفاق کی تاکید چوتھی اور آخری بات جو میں کہنی ضروری سمجھتا ہوں یہ ہے کہ فتح اسلام میں حضرت صاحب نے جن پانچ شاخوں کا ذکر کیا ہے پھر ان میں چندہ دینے کی تاکید کی ہے مثلاً آپ کی تصانیف کی اشاعت آپکے اشتہارات کی اشاعت لنگر خانہ کو مضبوط کرنیکی تاکید اور مہمانخانہ کی ترقی کی اور آمد و رفت میں بعض اوقات خرچ کرنے پڑتے ہیں اور مکان بنانے پڑتے ہیں۔ انہیں اتفاق کی تاکید کی ہے میں بھی

حضرت کی اس تاکید پر تاکید کرتا ہوں

مہمانخانہ کی طرف آپ کی سُستی ہے اسے چھوڑ دو میں دیکھتا ہوں کہ مثلاً جس طرح پر ایک مدرسہ چلتا ہے اور کام یہاں ہوتے ہیں۔ ان میں

لنگر اور دینی مدرسہ

بہت کمزور رنگ میں ہے۔ ہمارے بھائیو نکو چاہیئے کہ ان دونوں امور میں توجہ اور اتفاق سے کام لیں پھر یہ بھی تاکید کرتا ہوں کہ یہاں چند لوگ کتابیں بیچتے ہیں اور وہ اخلاص سے کام لیتے ہیں ان میں دو چار آنہ کی مدد دینے سے دریغ نہ کریں۔

ایک ہمارے دوست مولوی حسن علی صاحب مرحوم نے بڑے اخلاص سے ایک کتاب تائید حق لکھی ہے۔ اور حضرت صاحب کی زندگی میں وہ کتاب شائع ہوئی ہے۔ اسکی کئی سو جلدیں یہاں پڑی ہیں احباب اسکی طرف توجہ کریں دو چار آنہ کی کتاب ہے۔

میں یہ باتیں تمہیں اسلیئے بتائی ہیں کہ تمکو دین اور دنیا دونوں کا وعظ کروں اسلیئے نہیں کہ میری کوئی غرض ہو میری عمر کا بہت بڑا حصہ گذر گیا ہے۔ اور اللہ کے محض فضل سے بہت ہی عمدہ گذر گیا ہے تھوڑے سے دن باقی ہیں میں مخلوق کے سوال میں اپنی ہمت کو ضائع کرنیکی ضرورت نہیں سمجھتا۔

(پھر حضرت نے استراحت کے بعد دوسرا خطبہ مسنون پڑھکر جمعہ کی نماز پڑھائی)

میر صاحب قبلہ کا لیکچر

نماز جمعہ کے بعد جیسا کہ پروگرام میں درج کیا گیا تھا حضرت میر صاحب قبلہ کا لیکچر رکھا گیا تھا میر صاحب کے لیکچر کا مضمون الدین النصیح تھا۔ میر صاحب نے اپنے لیکچر کی ابتدائی دنیا کی علم حکمت اور پیشہ وروں کی قابل اصلاح صورت کی اس لیکچر کا آخری حصہ خصوصیت سے قابل غور ہے۔ اسلیئے میں میر صاحب کے لیکچر سے اسی حصہ کا اندراج یہاں ضروری سمجھتا ہوں جو اس لیکچر کی جان ہے۔ (ایڈیٹر)

اما بعد واضح ہو کہ دنیا میں ضرورت کیوقت ہر ایک جسمانی و روحانی سلسلہ قایم ہوا کرتا ہے (یہ سنت اللہ ہے) ایک مدت تک اسکا قیام رہتا ہے۔ آخر بسبب لوگوں کی ناشکری اور سُستی اور شرارت کے وہ سلسلہ برباد ہو کر دوسرا سلسلہ پیدا اور جاری ہو جاتا ہے۔

بموجب مفہوم آیت کریمہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو بنا کر برباد نہیں کرتا نہ کسی فرقہ کو عزت دیکر ذلت دیتا ہے نہ کسیکو دولت بخش کر فقیر کرتا ہے نہ کسیکو ملک دیکر چھینتا ہے نہ کسیکو علم و ہنر عطا کرکے بے ہنر و جاہل کرتا ہے۔ یہانتک کہ وہ خود ہی اپنی تباہی کے اسباب نہ پیدا کریں اور اپنی نیک نیتیں کو بدنیتیوں کے ساتھ تبدیل نہ کر لیں اور اپنی نیک افعال کو بدافعالی میں نہ بدل لیں۔ اور اپنی چستی کو سُستی بنا لیں جب انکی شرارتوں اور بدافعالیوں کی حد ہو جاتی ہے اور وہ باز نہیں آتے۔ اور توبہ استغفار نہیں کرتے تب خدا انپر عذاب نازل کرتا ہے۔ اور انکے گناہوں اور نافرمانیوں کے سبب سے انکی حالت کو بدل دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قہر کی آگ تب بھڑکتی ہے جب لوگ اپنے گناہونکا ایندہن خود جمع کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ مگر ظالم کو اسکے ظلم کی سزا دیتا ہے۔

یاد رکھو کہ فقط اس سلسلہ میں داخل ہونیسے یا حضرت مسیح علیہ السلام و خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرنیسے نجات نہیں ہوتی جب تک پورے پورے قرآن شریف کے محکوم نہ بنو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اختیار نہ کرو۔ اور سچے مسیح کے فرمودہ کے موجب راہ نہ پکڑو اور متقی اور محسن نہ ہو جاؤ۔ اور اپنی شیطانی برادری اور پچھلے دوستوں سے علیحدگی نہ کرو۔ اور اپنے پچھلی کرتوت بھی نہ چھوڑو ورنہ تم میں اور ان میں فرق ہی کیا ہے اعمال اور

اوصاف ان میں اور اپنے میں فرق کر کے دکھاؤ بغیر شاہد کے عادل شہادت منظور نہیں ہوتی زبانی لاف وگزاف کسی کام کی نہیں جب تک اعمال اسپر گواہی نہ دیں اگر تم نے اعمال صالحہ سے اپنے عقاید کی تصدیق نہ کی تو تم میں اور یہود منش مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ اور تمہیں احمدی ہونیکا کیا فخر ہے بلکہ زبانی احمدی ہونا تمہارے لیے باعث تباہی و خرابی ہوگا وہ تو اندھے ہیں تم آنکھوں والے ہو کر پھر اندھے بنتے ہو وہ تو بیخبر ہیں تم خبردار ہو کر بیخبری اختیار کرتے ہو لہذا تم ضرور اپنی اس غفلت یا شرارت کا خمیازہ بھگتو گے اور خدا کی نظر میں بدعہد اور بدکردار ٹھہرو گے اور خدا کا غضب تم پر ان سے پہلے نازل ہوگا۔ اور تم بھی عذاب آلہی کے شکار ہو گے اور تمہیں بھی طاعون ہلاک کریگی۔ نیز دنیا میں بھی تمہاری عزت برباد ہو جاویگی اور تمہارا رعب نہیں رہیگا تم اپنے امام کے نصائح پر عمل کرو تقوی و پرہیزگاری اختیار کرو خدا سے ہر وقت ہراسان و ترسان رہو توبہ و استغفار کو اپنا وظیفہ بناؤ نیک کام کرو حلال روزی کھاؤ دنیا کو حلال طریقہ سے کماؤ۔ اور پاک طرز سے اسے استعمال کرو۔ فخر و تکبر ریا فریب خود غرضی سے پرہیز کرو۔ جھوٹ سے ایسی نفرت کرو جیسے سؤر سے کرتے ہو وعدہ خلافی ہرگز نہ کرو کہ اس سے خدا تعالی اور اسکے بندے نفرت کرتے ہیں۔ تادیوں سے بڑے کام کو اچھا نہ بناؤ۔ کہ یہ یہود کا شیوہ ہو یہ مسیح کی جماعت کا طریقہ نہیں ہونا چاہیئے۔

زنا اور اسکے متعلقات سے ایسا بچو جیسا کہ سانپ سے ڈر کر بھاگتے ہو کیونکہ سانپ کا کاٹا ہوا تو کبھی بچ بھی سکتا ہے۔ مگر زنا کا مارا ہوا بری موت سے مرتا ہے۔ کسی سے دشمنی نہ رکھو۔ خصوصاً احمدی بھائیوں سے کل زمانہ کو چھوڑ کر تم نے اپنی احمدی برادری کیلئے ہے اگر اس برادری میں بھی پھوٹ اور دشمنی ہوگی تو آرام کس طرح پاؤ گے۔ سارا جہان تو دشمن ہے گھر میں تو محبت اور شفقت اختیار کرو۔ ورنہ تم سے زیادہ بے نصیب اور کون ہوگا بقول شخصے ؎ دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا

محبت کو بڑھاؤ۔ جو خدا کے لیئے دو شخص آپس میں محبت کرتے ہیں۔ انہیں قیامت کے دن عرش کے سایہ میں جگہ ملے گی جہاں اور کوئی سایہ نہیں پہونچیگا دنیا میں بھی جس کے دوست زیادہ ہیں وہ امن و آسائش سے رہتا ہے۔ جس کے دشمن زیادہ ہیں وہ بلاؤں میں گرفتار ہوتا ہے۔ اسلیئے دوست زیادہ بناؤ دشمنوں کی تعداد کو گھٹاؤ۔ اگر ایک لاکھ خرچ کر کے بھی ایک دوست میسر آوے۔ تو سودا سستا ہے۔ دشمن بنانا تو آسان ہے۔ دوست بنانا مشکل ہے۔ تم احباب کے دائرہ کو وسیع کرو اور دشمنی کے دائرہ کو ایسا تنگ کرو کہ گویا مٹا ہی دو تم سود سے ایسا پرہیز کرو جیسا کہ سؤر سے اگرچہ احمدی احباب سود بہت کم کہتے ہیں مگر کھانیوالے بہت ہیں۔ اور سمجھدار اور رباء تعار احباب بھی اس میں مبتلا ہیں۔ ایک صحابی کا تو نام ہو گیا وہ بعد مہمانوں کے سوا کہا تا تہا یا کہلاتا تہا۔

جب تمہارا امام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہیں اور خلیفۃ المسیح ابوبکر صدیق کا تو تم میں سے ہر ایک شخص صحابی کا ضرور ہوگا کہنے کو تو صحابہ کا نمونہ ہو اور کام انکے برخلاف کرو حیف ہے۔

تمہاری وضع ظاہری بھی مسلمانوں جیسی ہو دور سے پہچانے جاؤ کہ مسلمان ہو انگریزی لباس مع ٹوپی نہ پہنو کہ اس میں کرانی ہونیکا دہوکہ لگتا ہے۔

ڈاڑھی نہ منڈاؤ دہوتی نہ باندھو کہ ہندو معلوم ہو پاجامہ ٹخنے سے نیچو نہ لٹکاؤ کہ اس کی اسلام میں مخالفت ہے شملہ ضرور چھوڑو کہ یہ سنت ہے السلام علیکم کہنے دل سے کیا کرو بیمار پرسی اور جنازہ کے ساتھ جانا اور کی دعوت قبول کرنا یہ کام بھی نہایت ضروری ہیں بلکہ آپس میں ان کاموں کی ایکدوسرے کو تاکید کرو تسبیح و مصلی ساتھ ساتھ نہ لیئے پھرو۔ کہ یہ دکھاوا ہے

يا ايها الذين امنوا ادخلوا في السلم كافة

اے مسلمانو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ ادہورا کوئی کام اچھا نہیں تہوڑا سا بھی نقص بڑی خرابی پیدا کرتا ہے۔ روٹی اگر کچی رہجاوے تو پیٹ میں درد پیدا کرتی ہے۔ اور چاول اگر ذرا خام رہجائیں تو کہانیوالے کو ہلاک کر دیتے ہیں اسی طرح دین میں بھی نقص جہنم میں داخل کرتا ہے مناسب ہے کہ جس طرح حضرت صاحب نے تمہیں تعلیم دی ہے۔ اسپر مضبوط ہو کر چلو آپس میں یکدل و یکزبان رہو اور دشمنوں سے پرہیز کرو اپنے امام کے اعدا کو لڑکیاں نہ دو۔ کہ اس میں احمدیوں کی ہتک ہے اور ان بیچاریوں پر ظلم۔

ہر ایک جماعت اپنے اپنے مقام میں ایک مسجد ضرور بناوے جماعت سے نماز کا اہتمام کرو۔ کہ اس میں بہت برکت ہے شیعہ کی طرح علیحدہ علیحدہ نماز نہ پڑھا کرو کہ یہ اسلام کے بالکل برخلاف ہے۔ اسکا انجام اچھا نہیں رہتے رہتے کسی دن نماز سے بھی رہجاؤ گے۔

زکوۃ اسلام کا ضروری فرض ہے۔ اس کے ادا میں سستی نہ کرو۔ ورنہ تمہارے رہتے سہتے مال بھی غارت ہو جائینگے۔ زکوۃ امام کی موجودگی میں علیحدہ علیحدہ دینا ٹھیک نہیں بلکہ احسن طریق یہ ہے کہ خلیفۃ المسیح صاحب کی خدمت میں قادیان میں سالانہ یا ماہانہ ارسال کیا کرو اور اس فرض سے احسن طریق سے سبکدوش ہوا کرو۔ اگر اس طرح نہ کروگے تو شاید دینے کے بھی نہیں۔ اللہ خدا کے عذاب میں گرفتار ہو کر خوار ہو جاؤ گے اور تمہارے اموال میں برکت نہیں رہے گی۔ نیز قادیان کے ضعفاء کا بھی خیال رکھا کرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کل باہر سے آنے والوں کو ضعفاء مدینہ منورہ کی امداد کے لئے تاکید فرمایا کرتے تہے۔ بلکہ امراء سے ضعفا کے لیئے زور سے چندہ لیتے تہے۔ یہ قصہ مشہور ہے واللہ اعلم

حج بیت اللہ بھی ایک ضروری فرض ہے جسکا رواج ہماری احمدی جماعت میں بہت کم ہے۔ ہماری جماعت اس فرض کے ادا سے بالکل غافل نہیں مگر اس کام میں زیادہ جوشیلی نہیں ہے مناسب ہے کہ اس فرض کو بھی خدا کا فرض سمجھکر احمدی مالدار ضرور ادا کیا کریں۔ انشاء اللہ اس عاجز کا ارادہ امسال حج کا ہے جو بھائی امسال جانا چاہیں وہ اپنا نام لکھوا دیں تاکہ ہم اکٹھے حج کو چلیں اور سب ایک جہاز میں سوار ہوں۔ اور علاوہ بوقت حج کے ایکدوسرے کی خدمت کا ثواب حاصل کریں۔ اور دکھ درد میں آپس میں کام آدیں۔ اور یہی ایک اہم فرض ہے خصوصاً امراء کے لیئے جن میں سستی

بہت ہوتی ہے۔ اور عیش پسندی کے سبب سے بیمار بنے رہتے ہیں نیز زمیندارون کو بڑی مشکلات پیش آتے ہیں بلکہ اس فرض کا ادا کرنا بہت ضروری ہے کس کے سبب سے روزہ سے حیلہ جیرانی اور حیلہ وحوالہ سے روزہ سے بچنا مسلمانوں کا کام نہیں بیمار اور مسافر کو روزہ رکھنا بھی ایک قسم کا گناہ ہے۔ جیسا کہ تندرست کو نہ رکھنا ہمیں ہر پہلو سے اسلام پر قائم ہونا چاہیئے۔

تکلف بھی ایک سخت عیب ہے اس سے بچو مہمانداری سنت انبیا ہے۔ اسے اختیار کرو تمہارے ہان نیک مسلمان ہو مسافر پروری اور مہمان نوازی بڑا پیارا طریق ہے جسکو اکثر لوگوں نے ترک کر دیا ہے تم اس پاک عادت کو نہ چھوڑو۔ تاکہ تمپر اللہ تعالیٰ کا رحم ہو۔

الصدقہ تطفی غضب الرب۔ صدقہ خدا تعالیٰ کے غضب کو فرو کرتا ہے تم صدقات وخیرات کی عادت کرو۔ تاکہ قہر الہی تم سے دور رہے۔ اور سرسبز ونہال ہو اور تمپر کوئی بلا نازل نہ ہو تمہارے جاوین اور کوئی تمہارا اپنی آمد سے زیادہ نہ

ورنہ شیطان کے بہائی بنجاؤ گے۔ اور ناشکری کی سزا پاؤ گے۔ قرضدار ہو گے پھر وعدہ خلاف اور جھوٹے ہو گے آخر دنیا اور دین مین ذلیل ہو جاؤ گے پھر پچھتاؤ گے پہلے سوچکر کام کرو تاکہ انجامکار ندامت نہ اٹھانا پڑے اپنی طاقت سے بڑھکر بوجھ نہ اٹھاؤ جسقدر خدا نے تمہین بخشا ہے۔ اس مین گذارہ کرو کسی کی ریس نہ کرو ورنہ کسی ابتلا مین مبتلا ہو گے۔ اور شرمندگی اٹھاؤ گے توبہ و استغفار کو اپنا وظیفہ بناؤ۔ قرآن شریف کی تلاوت کا ورد رکھو۔ بامعنی قرآن شریف پڑھو اور سیکھو درود اور کلمہ کی کثرت رکھو تاکہ تمپر خدا تعالیٰ کا فضل نازل ہو الحمد شریف بھی جسقدر ہو سکے پڑھا کرو۔

خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ رکھو اپنی چالاکی اور ہنر پر مغرور نہو دین و دنیا کی فلاح خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے نہ کسی کے علم و ہنر ولیاقت پر دعا آفات کو ٹالتی ہے دعا ہر مشکل کو حل کرتی ہے اس سے بڑھکر کوئی

ہتھیار نہیں۔ دعا اور صدقہ سے دین و دنیا مین نجات ملتی ہے۔ بڑی بڑی مشکلین حل ہو جاتی ہین۔ عالی سے عالی مرتبہ دین و دنیا مین حاصل ہوتا ہے خدا بھی دعا سے ملتا ہے اس سے بڑھکر اور کیا چاہتے ہو۔

ماں باپ کی خدمت کیا کرو انکی دعائیں لیا کرو دنیا و دین کی بہتری حاصل کرنیکا یہ مجرب نسخہ ہے۔ بزرگوں کی عزت کرو چھوٹوں پر شفقت فرماؤ صلہ رحم کی قرآن شریف مین نہایت تاکید ہے۔ جو قطع رحم کرتا ہے۔ خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔ نرمی بڑی عمدہ صفت ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں نرمی کی عادت عطا فرماوے مجھے اس کی آخر عمر مین قدر معلوم ہوئی ہے۔ اور تھوڑا عرصہ ہوا ہے مینے اسے اختیار کیا ہے اس مین بہت فوائد ہین جو بوڑھا اسپر عمل کریگا وہ پورا فائدہ اٹھائیگا۔

بدگمانی سخت عیب ہے۔ لیکن یہ مرض اسقدر ہے کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہیں لوگ خدا تعالیٰ پر بھی بدگمان ہین رسولوں پر بھی بدگمان تھے اور ہین آپس مین بھی بدگمانی رکھتے ہین ماں باپ پر بھی لوگ باوجود اسقدر شفقت کرم کے بدگمان ہوتے ہین میاں بیوی مین بدگمانی عام ہے۔ خدا تعالیٰ اس مرض سے تمہین اور ہمیں بچاوے اور محفوظ رکھے آمین۔ تہجد کی نماز بہت عمدہ ذریعہ نجات و ترقی دارین ہے۔ اگر خدا تعالیٰ توفیق بخشے تو پڑھا کرو پو پھٹنے سے پہلے عجیب عالم نور ہوتا ہے۔ اسوقت دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور ترقی مدارج کے حاصل کرنیکا بہت عمدہ وقت ہے دوسرے وقتوں مین بھی تاثیر ہوتی ہے تہجد کے وقت سے زیادہ قبول دعا کا اور کوئی وقت نہیں ہے کسی نے کیا اچھا شعر کہا ہے۔ **شعر**

صبح صادق مرہم کافور دارد در بغل
گر علاج زخم عصیان میکنی بیدار باش

صاف دل اور پاک باطن بنو دھوکہ بازی اور ریاکاری سے پرہیز کرو خصوصاً جسقدر ہو اس سے زیادہ اپنے آپکو نیک وپاک ظاہر نہ کرو۔ تاکہ لوگ تمہاری تعظیم کریں۔ اور دوست بنکر کسی سے دشمنی نہ کرو۔ دل اور زبان کو موافق بناؤ۔ اور دھوکہ سے روپیہ نہ کماؤ آخر ایکدن

مرنا ہے۔ دنیا مین تو احمدی مبشر گالیان کہا رہی ہو لیکن خدا تعالیٰ سے ایسا سچا تعلق پیدا کرے کہ وہ تم پر رحمتیں بھیجے۔ ایسا نہ ہو کہ دنیا کی لعنت کیساتہہ خدا کی لعنت برسے پھر کہیں ٹھکانا نہیں ملنے کا۔ متفق رہو اتفاق سے کام کرو۔ اگرچہ اب مسیح تو تم مین نہیں ہے۔ لیکن اس کا خلیفہ تو موجود ہے۔ اس کے حکم سے ہر ذرہ تہہ دنیا کا کام ہو یا دینی اسکو صلاح سے کیا کرو اسی کے حکم اپنے پر مقدم رکھو کیونکہ خدا نے اسے خلیفہ مقرر فرمایا ہے جب تک خدا تعالیٰ اس سلسلہ میں خلفا مقرر فرماتا رہیگا تب ہی تک یہ سلسلہ حق پر رہے گا۔ جس دن انسانی ہاتھوں مین یہ کام آ دیگا۔ تو سلسلہ تباہ ہو جاویگا یہ وقت غنیمت ہے اسکو غنیمت سمجھو۔

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

مینے تمہیں موٹی موٹی باتیں سنائی ہین اس کے دو باعث ہین ایک تو یہ کہ مجھے باریک مسائل اور قرآن شریف کے حقائق ومعارف آتے نہیں۔ نہ مجھپر وارد ہوتے ہین بلکہ سنے سنائے ہین۔ دوسرے یہ کہ جو انسان بھوکا ہو اسے عطر ملنا اور پھولوں کے ہار اس کے گلے مین ڈالنا پان دالائچی کہلانا عبث ہے۔ سو ضروری مسایل ایسے ہین جیسے کہ روٹی اور حقایق ومعارف ایسے ہین جیسے کہ عطر پھول وغیرہ میرے خیال مین بھوکے کو پہلے کہانا کہلانا چاہیئے۔ پھر بعد اس کے اگر میسر ہو تو عطر پھول پان الائچی وغیرہ بھی پیش کرے مینے خیر خواہی سے جو مجھے میسر تہا پیش کر دیا ہے۔ اس مین تاثیر کا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مین ہے۔ میرا مولا اسے قبول فرماوے اور مجھے اور آپکو عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

تقسیم انعام کا جلسہ

میر صاحب قبلہ کی تقریر کے بعد تقسیم انعام طلبا کی تقریب تھی اور یہ پہلا موقعہ تہا۔ کہ طلبا کو سالانہ جلسہ کے موقعہ پر انعام دیا گیا۔ مین انعامات کے سلسلہ کو ہمیشہ مفید سمجھتا ہون۔ اور اس کمی کو محسوس کرتا رہا ہون چنانچہ گزشتہ

تو بٹنے منٹ کے انعامات کا جو جلسہ مدرسہ میں کیا گیا تہا اسمیں اس میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تہا اور عملی رنگ میں قریبًا ایک سو روپیہ کی کتابیں اس موقعہ پر طلبار میں تقسیم کرنیکے لئے دی تہیں۔

جناب مولوی صدر الدین صاحب نے اس موقعہ پر جہان میری تائید کی وہان انہوں نے بتایا تہا۔ کہ خاص طور پر بعض احباب کو انہوں نے انعامات کے لئے لکہا ہے۔ چنانچہ یہہ تقسیم انعام کا جلسہ ان احباب کی غائبانہ توجہ کا کرشمہ تہا۔ اس موقعہ پر تقسیم انعام کی جلسہ کی تقریب سے افسوس ہے فائدہ اٹہانیکی کوشش نہیں کیگئی۔ میں نے اس تقریب کے متعلق اعلان کرتے وقت بیان کیا تہا کہ تقسیم انعام کے متعلق مولوی صاحب بیان کرینگے مگر احباب کو وہ موقعہ نہ ملا۔ جو انعام کیلئے باقاعدہ ایک تحریک کی جا سکتی اور بعض **خصوصیات انعام** کے طریق کے لئے پیش کیجاتیں۔ بہرحال انعام دینا بڑی ضروری تحریک ہے۔ خدا نے توفیق دی تو میں پھر لکہونگا۔ غرض چند نامعلوم احباب کی توجہ سے یہ انعام دیا گیا۔ اور اس میں دو قسم کے انعام تہے۔ اول ان طلبا کے لئے جو دینیات میں اول ہوں دوم انکے لئے جو اپنی جماعت میں اول رہیں بعض ہندو طلبار کو بھی انعام ملا۔ اسلیئے کہ وہ اپنے مضامین میں اول تہے۔

یہہ انعام خانصاحب محمد حسین خانصاحب سب جج میرٹھ نے اپنے ہاتہ سے تقسیم کیا اساتذہ میں تعلیمی شوق پیدا کرنیکے لئے قابل ہیڈ ماسٹر نے ایک انعام خاص طلبائے تعلیم الاسلام کے لئے رکہا تہا جو منشی سکندر علی صاحب مدرس شاخ دینیات تلونڈی کو ملا۔ ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب کی یہ کارروائی ہر طرح تحسین کے قابل ہے۔ اس سے پیشتر کہ انعام تقسیم ہوتا۔ ایڈیٹر الحکم نے ایک بچہ عبد الباسط کو پیش کیا جو غیر احمدی ہے اور ابھی مدرسہ میں نووارد ہے۔ اس نے اپنے ہمجنس کو لوگونکو اپنے بچے یہان بہیجنے کی تحریک کی اسنے جو مضمون پڑہا میں نے اسے قبل از وقت دیکہ لیا تہا اور کہیں کہیں مناسب اصلاح بھی کر دی تہی تاہم خیالات اور ذکی ترتیب اسکی اپنی ہے بعض لوگ غالبًا اس مضمون کو دوم مڈل کے ایک بچہ کی قابلیت سے بڑہا ہوا پائیں گے مگر میرے نزدیک یہ معمولی امر ہے۔ اسلئے کہ یہ لڑکا نہایت ذہین اور مضمون رس ہے۔ اسکو خدا کے فضل سے معقول اور متین بات کہنے کا مذاق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اپنا فضل کیا تو یہ لڑکا بولنے والا ہوگا۔ کئی ہزار کے مجمع میں دوسرونکا مضمون بھی نہیں پڑہا جا سکتا چہ جائیکہ وہ اپنا مضمون پڑہ دے جو لوگ جلسہ میں موجود تہے انہوں نے دیکہا ہے کہ اس نے کس جرأت سے اسے پڑہا بہرحال وہ مضمون حسب ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

بزرگانِ قوم! میں بڑی جرأت کے ساتہ آپکے پلیٹ فارم پر کھڑا ہوتا ہوں۔ اس معزز جگہہ میرے جیسے کم سن بچے کا کھڑا ہونا اور کچہ کہنا بہتون کے لئے تعجب اور حیرت کا موجب ہوگا۔ مگر میں اپنی دلی جوش سے مجبور ہوں میں خیال کرتا ہوں آپ میں سے بہت ہی کم میرے جاننے والے ہونگے۔ اور میں پسند کرتا ہوں۔ کہ میں اسی طرح غیر معروف رہوں صاحبان! میں اپنے گہر میں اور اپنے بزرگ اہلحدیث کے فخر باپ کے ساتہ رہکر اس مضمون پر عام مسلمانوں کے خیالات کو سنا ہے کہ مسلمان دن بدن کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ کیا دنیوی پہلو سے اور کیا دینی پہلو کے لحاظ سے مسلمانوں کے تنزل پر بحث کرنا اور اس بڑے مجمع میں میرے جیسے کم عمر اور کم علم بچے کا کہنا بہت بڑی جرأت ہے۔ مگر میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مسلمانوں کی کمزوری اور تنزل کا اصلی سبب قرآن مجید کی علمی اور عملی لحاظ سے چہوڑ دینا ہے۔

قرآن مجید کی تعلیم پر دنیاوی تعلیم کو مقدم کیا گیا ہے اور عملی حالت تو جس حد تک گر چکی ہے۔ وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ جو لوگ دنیوی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے ہیں انہوں نے مسلمانوں کی دوبارہ ترقی کے لئے یہی ایک راہ قرار دی ہے۔ کہ مسلمان انگریزی تعلیم کی اعلےٰ قابلیت پیدا کر لیں اور اعلیٰ درجہ کی ڈگریاں حاصل کریں تا عہدوں سے بہرہ ور ہو جائیں تو وہ مسلمانوں کی ترقی کے لئے سیدہی راہ بتاتے ہیں۔ میری سمجہ میں اس قسم کے خیالات صرف دوسری قوم کی موجودہ ترقی کو دیکہکر پیدا ہوئے ہیں۔

مسلمانوں نے دوسری قوموں کو خوشحال اور آسودہ حال دیکہا تو جس طرح سے انہوں نے دنیوی ترقی حاصل کی اسی کو اپنے لیے رہنما قرار دے دیا۔ حالانکہ اگر وہ سوچتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاک جماعت کو یعنی صحابہ کرام کو یورپ کے علوم و فنون نہیں پڑہائے تہے بلکہ انکو سیدہا سادہ مسلمان بنایا اور خدا کے فرمانبردار بندے اور اپنے رسول کے قدم بقدم چلنے والے تہے انکی تعلیم کا کورس قرآن مجید تہا جسنے انکو دنیا میں ایک ایسی نامور قوم بنادیا۔ کہ وہ ساری دنیا کے استاد مانے گئے اور عرب سے نکلکر مشرق مغرب میں پہیل گئے پس اگر مسلمان پہر کوئی ترقی حاصل کریں اور اس گری ہوئی حالت سے اٹہنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے ایک ہی راہ ہے کہ قرآن مجید کو مضبوط پکڑیں اور مسلمان اپنے بچوں کی تعلیم قرآن شریف سے شروع کریں۔

صاحبان! آپکو یہہ سن کر اور بہی تعجب ہوگا کہ میں آپکے سلسلے میں شامل نہیں ہوں مگر میں نے مختلف وعظوں اور خطبوں میں سنا ہے کہ جو شخص انسان کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ وہ خدا کا بھی شکر گزار نہیں ہوسکتا۔ اسلیئے میں یہہ کہنے میں مضائقہ نہیں کرتا۔ کہ اس مدرسے میں داخل ہونیکے بعد چند مہینے کے اندر تجربہ کیا ہے۔ کہ اس اصول پر یہان تعلیم دینے کی کوشش کیجاتی ہے۔ میں اپنے بزرگ شیخ یعقوب علی صاحب کا صدق دل سے شکر گزار ہوں جو میرے یہاں آنیکا موجب ہوئے۔ خدا تعالیٰ انپر اور انکی اولاد پر بہت بڑے انعام کرے۔ پہر میں اپنے والد بزرگوار کی مہربانی و فراخدلی کا بہی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے حال پر رحم فرما کر مجہے یہان بہیجنا منظور فرمایا۔ میں آپ سے ان صاحبان کو مبارکباد دیتا ہوں جنکے بچے یہان تعلیم پاتے ہیں۔ کیونکہ وہ نیک استادوں کی نگرانی کے نیچے ہیں اور انکی مذہبی پابندی کا خاص خیال رکہا جاتا ہے۔ میں احباب کو بہی خوشی سے ظاہر کرتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ میں آپ لوگوں کے بعض عقاید سے متفق

نہیں ہون لیکن مجھ کو کبھی کسی استاد یا شاگرد نے اس قسم کی چھیڑ چھاڑ نہیں کی بلکہ حضرت مولوی صاحب جو مجھپر کمال درجہ کی مہربانی اور شفقت فرماتے ہیں فرمایا اگر کوئی تم سے کسی قسم کی مذہبی چھیڑ چھاڑ کرے تو مجھے فوراً اطلاع دو۔ تو یہی یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ عام مذہبی تعلیم کی حفاظت کے لیئے یہاں سامان ہیں پس آپ لوگ اسوقت کو غنیمت سمجھو اور اپنے بچوں کو یہاں تعلیم حاصل کرنیکے لئے بھیجو میں پھر اس امر کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں کہ مسلمانوں کے لیئے ترقی کی اصل راہ یہی ہے۔ کہ وہ قرآن مجید کی علمی اور عملی تعلیم کی طرف متوجہ کریں۔ اور تمام تعلیم پر اسے مقدم کریں جب تک یہ نہیں ہوگا۔ مسلمان ذلت کے گڑھے سے نہیں نکل سکتے۔ اب میں آپکا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ امید ہے کہ آپ میرے ان خیالات کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور جس طرح پر آپ اپنے گھر میں اپنے چھوٹے چھوٹے بھولے معصوم بچوں کے لفظ سن کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اگرچہ ان میں سے بہت سی باتیں زبان دانی کے لحاظ سے غلط ہوتی ہیں اسی طرح میری ان باتوں پر آپ نظر کرینگے اب میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو سچا مسلمان بنا لئے

عبد السلام طالبعلم دوئم مڈل مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

احمدیّہ کانفرنس

تقسیم انعام کے بعد نہایت ضروری اور قومی کام کی روح احمدیہ کانفرنس تھی

احمدیہ کانفرنس قومی کاموں سے دلچسپی اور مذاق پیدا کرنیکا زبردست ذریعہ ہے۔ مجھے جہانتک جناب سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ سے اس مضمون پر گفتگو کرنیکا موقعہ ملا ہے۔ اور احمدیہ کانفرنس کو زیادہ مفید اور کام کی چیز بنانیکے متعلق تبادلہ خیالات کرنیکا اتفاق ہوا ہے۔ وہ احمدیہ کانفرنس کی ایک باقاعدہ کانسٹیٹیوشن بنانیکو طیار ہیں اور میرا خیال ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے چاہے تو اگلے سالانہ جلسہ پر احمدیہ کانفرنس وسیع پیمانہ پر ہوسکیگی اور اسکا باقاعدہ کانسٹی ٹیوشن ہوگا۔ بہرحال احمدیہ کانفرنس کے لیئے بورڈنگ ہوس کا وسیع ہال تجویز کیا گیا تھا۔ مختلف جماعتوں کے سکرٹری اور پریسیڈنٹ اور دوسرے عہدہ دار موجود تھے کانفرنس میں پیش ہونیوالے امور قبل از وقت بذریعہ ایک سرکلر لیٹر کے انجمنوں کے پاس بھیجے گئے تھے اور انجمنیں انپر کسی حد تک غور کر چکی تھیں۔ کانفرنس کے پریسیڈنٹ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب بالاتفاق مقرر ہوئے۔ اور بعض مضامین پر دلچسپ مباحثہ ہوا جس سے معلوم ہوا کہ قومی کاموں سے دلچسپی کا مذاق بڑھ رہا ہے اسوقت ضرورت نہیں کہ میں ان مباحثوں کی کچھ بھی تصریح کروں۔ بلکہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بحث و مباحثہ کے بعد جو ...... ریزولیوشن کانفرنس میں پاس ہوگئے انہیں یہاں درج کر دیا جاوے اور وہ یہ ہیں۔

امورات جو کانفرنس میں پیش ہو کر طے ہوئے

(۱) بجٹ جس پر عمل ہو رہا ہے پاس شدہ ہے۔ اسپر کسیکو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۲) رپورٹ پیش ہو کر منظور ہوئی۔

(۳) یہ سوال کہ جس صورت میں کہ صدر انجمن کا مالی سال ستمبر میں ختم ہوتا ہے کانفرنس انجمنہائے احمدیہ کے لیئے بہترین وقت کونسا ہے۔ پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ بجٹ حسب معمول سالانہ جلسہ صدر انجمن احمدیہ کے موقعہ پر کانفرنس میں پیش ہوتی رہے۔

(۴) یہ سوال کہ اسلامی مشن کا قائم کرنا یورپ یا امریکہ میں ضروری ہے۔ مگر اس کے لیئے پہلے سرمایہ کا بہم پہنچنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے لیئے فنڈ کھولا جائے۔ اور کم از کم تین چار سال کا سرمایہ جمع ہونے پر یہ قدم اٹھایا جائے۔

(۵) چندہ تعمیر کی وصولی کا خاص انتظام کا سوال پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ جو تجویز مجلس معتمدین نے کی ہے کہ سب احباب اپنی ایک ایک ماہ کی آمد چندہ تعمیر کے لیئے دیں اسکے علاوہ آمد میں لانیکو یہ کانفرنس نہایت ضروری سمجھتی ہے سب انجمنیں اسکے متعلق بہت جلد تحریک کرکے فہرستیں مرتب کریں۔

(۶) ماہوار آمدنی کی افزائش کی تدابیر اور باقاعدہ وصولی کے انتظام کا سوال پیش ہو کر فیصلہ ہوا۔ کہ سب انجمنوں کو پوری سعی کرنی چاہیئے کہ چندوں کا بقایا نہ رہے۔ اور اپنے اپنے ضلعوں میں شاخوں کا انتظام پختہ کریں مجلس معتمدین محصلوں اور واعظوں کے سوال پر غور کرکے اس کے لیئے عملی تجاویز کرے جس سے انجمنوں کو وصولی چندہ میں مدد ملے اور مناسب ہے کہ بعض احباب اپنی خدمات وصولی چندہ کے لیئے وقف کریں۔

(۷) انجمن ہائے احمدیہ کے اپنے اپنے سالانہ جلسوں کا سوال پیش ہو کر فیصلہ ہوا۔ کہ اس کانفرنس کی رائے میں سالانہ جلسوں کو قطعی طور پر بند کرنا مناسب نہیں بلحاظ مقامی ضروریات کے اگر کوئی انجمن سالانہ جلسہ کی ضرورت محسوس کرے تو مجلس معتمدین مقامی حالات پر اور اس پر کہ اسکا اثر متصل چندوں پر نہ ہو غور کرکے ایسی اجازت دیسکتی ہے۔

صدر کانفرنس میاں محمود احمد صاحب۔ سکرٹری سکرٹری مجلس معتمدین

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

"ختم نبوت"

۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۴ کو بعد نماز ظہر و عصر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی تقریر شروع کی اس تقریر کے اہم مضمون کے لحاظ سے میں نے اسکا عنوان ختم نبوت تجویز کیا ہے اسلیئے میں نے اس عنوان کو پسند کیا ہے وہ لوگ جو اپنی کوتاہ علمی اور عداوت کیوجہ سے ہمیں متہم کرتے ہیں کہ ختم نبوت محمدیہ کے قایل نہیں وہ دیکھیں اور غور کریں کہ کیا جس قوم کا امام ختم نبوت پر ایسے لطیف دلایل پیش کرتا ہے۔ اور ایسے موقعہ پر مجمع میں جب کہ اسکی قوم کے ادانی و اعالی ہر حصہ ملک سے جمع ہیں جس مجمع میں اسکو اپنے اصل عقاید اور اغراض کا قوم کے ذہن نشین کرانا ضروری ہے ...... امید کیجاتی ہے کہ یہ تقریر انشاء اللہ العزیز بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوگی و اللہ یہدی من یشاء (ایڈیٹر)

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ط
بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْۗءَ الْحِسَابِ ۭ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۚ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۧ

علم و جہل

ایک علم ہوتا ہے اسکے مقابل میں ایک جہل ہوتا ہے ساری انسانی خوبیاں اور سارے کمالات علم سے کچھ تعلق وابستہ ہیں اور سارے دکھ درد اور مصائب جہل سے ملے ہوئے ہیں علم ہوتا ہے اسکی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ علم ہوتا ہے رسولوں کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ علم ہوتا ہے اسکی کتابوں سے آگاہی ملتی ہے۔ علم ہوتا ہے تو ضروریات کا استخراج کرتے ہیں علم ہوتا ہے تو عجائبات مخلوقات کا مطالعہ کر کے اپنے منافع کی اشیاء کو جمع کرتے ہیں اسی علم کے عجائبات میں سے سٹیم انجن ہیں میرے اپنے مطلب اور مذاق کے موافق اس سے کتابیں چھاپنے کا کام لیا جاتا ہے اور بعض کے مذاق کے لئے اخبار ناول اور ہر قسم کی تصنیفات چھاپی جاتی ہیں اور انسانی زندگی کی بہت سی ضروریات اس سے وابستہ ہیں اسی کے ذریعہ سے سفر کی سہولتیں پیدا کی ہیں۔ چنانچہ ریل اور جہاز کے سفر آسان کر دیئے ہیں پھر ہزاروں ہزار کارخانے کھانے پینے پہننے کی اشیاء کے اور سونے اٹھنے سواریوں کے آرام کے اس سے چلتے ہیں۔ مگر جن کو کامل علم نہیں وہ تکالیف برداشت کرتے ہیں۔

یہ علم کا ایک نظارہ ہے

علم دین کا ہو یا دنیا کا اگر صحیح ہو وہ ہر حال میں انسان کے لیے راحت اور آسایش کا ذریعہ ہوتا ہے عجیب وغریب انسان دنیا کا جسکا نام ابراہیم ہے (علیہ السلام) وہ اپنی دعا میں اسی لیئے کہتا ہے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ

انسانی کمالات کی تقسیم

انسان میں دو قسم کے کمالات ہیں ایک جسم کے آرام کے لیئے اور دوسرے روح کے لیئے جسم کے آرام کے لیئے کھانے پینے پہننے مکانات عیش و آرام اور سواریوں کے سامان معلومات کے سامان دوستوں سے ملنے کے سامان بیویوں اور بچوں سے تعلقات اور انکے عجیب دلخوش کن شواغل قوم میں عزت و وقار ہے اور دوسروں پر حکومت کرنیکے لیے یہ جسمی آرام ہے ایکطرف تو اس آرام کی خواہش دوسری طرف جسم کے لیئے ایک وقت محدود کر دیا بلکہ کل یوم ھو فی شان فرمایا صوفیائے تو یہاں تک لکھا ہے کہ انسان ہر آن میں فنا ہو کر نیا بنتا ہے۔ جو حالت ہماری باپ کے جسم میں (بر نگ نطفہ تھی) وہ آج نہیں پھر جو ماں کے پیٹ میں تھی وہ بھی نہیں پھر بچے تھے جوان ہوئے۔ اور بڑھاپے میں اور ہی قسم کے اعضا ہوتے ہیں غرض یہ مسلم بات ہے۔ کہ جسم ہر آن معرض تحلیل میں رہتا ہے اگرچہ ڈاکٹروں میں بحث ہے کہ تین سال بعد یا سات سال بعد یہ جسم بدل جاتا ہے۔ مگر میں تو یہی مانتا ہوں۔ کہ ہر آن تحلیل اور تبدیل ہوتا ہے۔ پھر جب ایسے فنا پذیر کارخانہ کے لیئے اسقدر اشیاء کتابیں تمدن کی طاقتیں بھیجی گئی ہیں۔ جو ایک آن میں الگ ہو جاتا ہے۔ تو

دائمی بقا کے تقاضے کے لئے کیا کچھ ہوگا؟

ایک روح ہے اس میں ایک تڑپ ہے کہ ہم ضائع نہ ہوں جب سے انسان پیدا ہوا ہے۔ میرا یقین ہے کہ اسی وقت سے اس نے طلب کیلئے ہاتھ پیر مارے ہیں اور ہمیشہ اس میں ایجادات اور ترقیوں کا سلسلہ جاری رہا ہے؟ کسقدر دوائیں نئے نئے ایجاد ہوتی رہتی ہیں۔ کیوں؟ مطلب صرف یہ ہے۔ کہ فنا ظاہری بھی طاری نہ ہو

فطرتی تقاضے پورے ہوتے ہیں

جس قدر قوٰی انسان کو دیئے گئے ہیں۔ اسکا سامان بھی ساتھ ہی عطا فرمایا گیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے مجھے جب فطرتی قوٰی دیئے گئے ہیں اسکا سامان بھی ساتھ ہی عطا فرمایا گیا ہے۔ آنکھ ہی ہے تو خدا کے فضل سے میری نظر مضبوط اور محفوظ ہے۔ وہ بمکان محسوس نہیں کرتی اسکے ساتھ ہی میں دیکھتا ہوں فطرت میں عجیب عجیب خوشنما نظارے موجود ہیں ہر چیز جو جمال رکھتی ہے وہ اسے خوش کرتی ہے قدرت کی دلچسپیاں دیکھ دیکھ کر میں بڑا خوش رہتا ہوں مجھے کتابوں کا شوق ہے۔ انہیں دیکھکر بہت ہی خوش ہوتا اور قدرت کے تمام نظاروں سے (جو آنکھ کو اپنی طرف محو کرتے) بڑھکر اس نظارہ سے مسرور ہوتا ہوں۔ کبھی میں شاعر ہوتا تو کتابوں کی سطروں اور الفاظ کو خط و خال سے تشبیہ دیتا۔ غرض آنکھ کی دلچسپی اور سرور کے لیئے جمال کا سامان دنیا میں موجود ہے

پھر فطرت نے کان دیئے ہیں وہ عمدہ بات سننا چاہتے ہیں۔ خواہ وہ کامیابی کی کوئی خبر ہو خواہ عمدہ آواز ہو۔ خواہ صحت و عافیت کا نسخہ ہو۔ بہرحال قدرت نے کان کے لیئے آواز کا سامان دیا ہے۔

میری ناک میں خاصیت ہے کہ نہایت ہی عمدہ گلاب کا عطر جو پچاس ساٹھ روپیہ تولہ کا ہو وہ اسے بہت خوش کرتا ہے پھر بو باس راحت کا موجب ہوتی ہے۔ غرض فطرت نے اس کیلئے بھی سامان دیا ہے۔

میری زبان ذوق کا علم رکھتی ہے۔ وہ قسم قسم کے عمدہ سے عمدہ کھانے کبھی نمکین کبھی مرچ کے مزے کبھی پھیکے میٹھے ترشی اور شیرینی ملا کر غرض ہر قسم کے مزوں سے زبان لطف اٹھانا چاہتی ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ یہ سب سامان اس کیلئے موجود ہیں۔

پھر میری زبان قسم قسم کا بولنا چاہتی ہے۔ عجیب عجیب قسم کے مضمون اٹھاتی ہے اور اسکا سامان موجود ہے۔

اسی طرح ہاتھ پاؤں اور بعض دوسرے اعضا ہیں جنکا اگر نام لین تو بعض شاید اسے خلاف تہذیب قرار دین گر مین کامل انسان کے اجزا مین انکا کال دیکھتا ہون یہانتک کہ اگر وہ کمزور ہون تو ایسے شخص کو مردون کی فہرست سے خارج کر کے نامرد کہا جاتا ہے۔ ایڈیٹر) فطرت نے ان تمام اعضا کی سیری اور سرور کا سامان رکہا ہے۔ جب مٹہ ملنے پر آتے ہین تو بعض موقعہ پر درشتی اور بعض موقعہ پر نرم و ملائم عجیب بعد بخشتا ہے۔ کوئی مخفی طاقت اور راز ہے۔ جو عورتون کے دیکھنے سے بدن مین جوش پیدا ہوتا ہے غرض ان تمام قواعد قویہ سے یقین پڑتا ہے اور مین اس سے بہی اعلیٰ یقین پر ہون۔ کہ

روح مین بقا کی تڑپ ہے

اگر کروڑ در کروڑ اور سنکہہ در سنکہہ سال بہی حیاتی ہے لیکن جب اس مین فنا ہو پہر وہ میرے دل کو خوش نہین کر سکتی

عارضی نجات پر قصہ اس موقعہ پر مجہے ایک عزیز کی بات یاد آئی۔ وہ ہندو تہا۔ اور پہر مسلمان ہو گیا۔ اسکو ایک آریہ نے کہا کہ تم ہم مین واپس آ جاؤ۔ ہم تمہین ملانیکو تیار ہین اسپر اس نے اس آریہ کو کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ مجہے ابدی نجات کی تڑپ ہے اور یہ تمہارے ہان نہین ہے۔ یہان مجہے یہ خوشی تو ہے کہ ابدی نجات ملے گی اسپر آریہ کو خاموش ہونا پڑا۔

روح کی فطرتی تڑپ غرض روح مین ایک تڑپ ہے مین تو اپنی روح کی شہادت دے سکتا ہون مینے ان لوگوں کو دیکہا ہے جو قریب تہا کہ خودکشی کر لین یہ نظارے ہمنے طبیب ہونے کی حیثیت سے دیکہے ہین لیکن جب ہمنے انکو کہا کہ ایسا سامان کر دیتے ہین جس کیوجہ سے تم اچہا ہو تو انہون نے بیحد مسرت ظاہر کی کیون ؟ وہان بہی بقا کی فطرت کام کرتی ہے

میرا اپنا دل چاہتا ہے۔ کہ روح ابدالاباد کے لیئے ہو۔ پہر انبیاء علیہم السلام کی تعلیم عطاءً غیر مجذوذ سے تو ایسی خوش ہوتی ہے۔ کہ اس نبی کے قدم چوم چوم کر قربان ہو جاؤن مین سچ سچ کہتا ہون کہ یقین ہی سکہون کا موجب ہے۔

مین علیٰ وجہ البصیرۃ کہتا ہون کہ میرا اصولی دیکہا ہے۔ وہ تمام سوسے جو فنا ہونیوالے ہین یہ سکہہ نہین دے سکتے اسلیئے مین ان سب سے بیزار ہو گیا اور تمام ان تعلیمون سے بیزار ہو گیا جن سے بقاے روح کا مسئلہ صاف نہین ہوتا۔

خدا تعالیٰ کا قانون ہے کہ اس نے فطری خواہشون اور تقاضون کی سیری کا سامان مہیا کیا ہے روح بقا چاہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ آواز دیتا ہے۔ ہان ہم دینگے روح علم چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے ہم علمی ترقی دینگے یہ علمی ترقی کہانتک ہو گی ؟

مین یقیناً کہتا ہون کہ اس کی کوئی حد نہین اسلیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنکو مین اپنی بصیرت کے لحاظ سے کمالات جسمانی روحانی اور نبوت کا خاتم اور اس کے علاوہ سب مین کامل انسان یقین کرتا ہون ، کو بہی یہ تعلیم ہوتی ہے۔

قل رب زدنی علماً

تو اپنے علم کی ترقی مانگ جب سلم نبوتون رسالتون اور کمالات کے خاتم انسان کامل کو علمی ترقی کے لیئے یہ دعا سکہائی جاتی ہے۔ تو اس کلمہ کو دیکہکر اور پڑہکر دل اور بہی باغ باغ ہو گیا۔ کہ یہ بہی اسی بقاے ابدی کا کرشمہ ہے پس یہ تعلیم حق ہے۔

جو اسلام کیلئے منوالا کرتی ہے

اپنے بعض کشوف مین نے اس موجودہ ڈیچر مین بعد الموت لوگون سے ملاقات کی ہے۔ اور جنت و جہنم کے حالات اور نیکیون اور بدیون کے متعلق انسے سوال کئے ہین ہماری صحبت مین رہنے والے ان قصص سے واقف ہین اور بعض کے نام سے بہی واقف ہین۔ مین چہوٹا سا تہا مینے ایک شخص کو دیکہا۔ وہ بہت مغموم ہو رہا تہا مینے اسے کہا کہ کیا تم بیمار ہو اسپر اسنے پکڑ کر ایک عورت کو میرے سامنے کیا اور کہا کہ اس کے عشق کی اب بہی سزا دیتے ہین مجہے اسوقت پر عورتون سے ایسی نفرت ہوئی کہ مان کا چہرہ بہی ناگوار ہو گیا یہان بعض وہ لوگ بیٹہے ہین کہ جو اس قصہ سے واقف ہین ہمارے گہر مین ایک عورت روٹی پکاتی تہی مینے کہا کہ روٹی ڈیرے پر بہیجدیا کرو وہ

اتفاق سے مین اسجگہ گیا جہان کی وہ عورت تہی جو مجہے دکہائی گئی۔ پہر اس محلہ مین گیا جہان کی عورتین بہت حسین ہوتی ہین چونکہ وہان میری وجاہت تہی مینے عورتون کے ایک گروہ کو کہا کہ مائیو ذرا ٹہہر جاؤ۔ وہ ٹہہر گئین۔ اور مینے غور سے دیکہا تو وہ لڑکی ان مین مجہے نظر آئی مینے ان عورتون کو کہا کہ اس کو ذرا میرے پاس بہیجدو۔ انہون نے اسے دہکا دیکر آگے کر دیا۔ مین نے اس سے اسکا نام پوچہا جو اس نے بتا دیا۔ اس کے بعد مینے ایک شخص سے جو اس مرے ہوئے سے واقف تہا پوچہا کہ وہ کسی پر عاشق تہا۔ وہ یہ سن کر حیران ہو گیا۔ اسنے کہا کہ مرتے وقت اسکا سر میری ران پر تہا اور میرے اور اللہ تعالیٰ یا اس لڑکی کے سوا کسی کو معلوم نہین کہ وہ کسی پر عاشق ہی تہا مینے کہا عشق و مشک را نتوانست نہفت

کشفہم المولیٰ تک تو نوبت پہنچ چکی تہی۔ اسپر جب مینے یہ حالات بتلائے۔ تو اسے بہت تعجب ہوا۔ مگر اس واقعہ نے میرے قلب پر بہت اثر کیا۔ اور مجہے عورتون سے حد سے زیادہ نفرت ہو گئی۔ اور خوف غالب ہو گیا مگر مینے اس واقعہ کو ایمان کے لیئے مفید پایا۔

کیونکہ ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہوتا ہے

پہر مینے ایک شخص کو دیکہا کہ بہشت مین ہے غرفات مین ہے وہ سمان ابتک میری آنکہون کے سامنے ہے مین اسے جانتا تہا کہ وہ شرابخوار اور عیاش تہا۔ مینے اس سے پوچہا کہ تمہارا گذر یہان کیونکر ہوا۔ اسنے جواب دیا کہ میری غریب الوطنی پر رحم ہو گیا۔ بعد اس کے ہمنے ایک آدمی سے اس کی بابت پوچہا۔ تو اسنے کہا کہ وہ سررشتہ دار تہا منوالا رہتا تہا ایک روز کچہری سے نکلکر گہر کو آیا۔ مگر وہ گہر نہین پہونچا اس کے متعلق بہت دریافت کیا ابتک پتہ نہین اس واقعہ پر دو سال گزرنے کے بعد ایک دوست آیا اسنے کہا کہ وہ مر گیا جب پوچہا کہ کہان تو اسنے کہا کہ وہ پاپیادہ حج کے لیئے بمبئی جا رہا تہا کلیانی مین پہونچکر مر گیا تب اسکی غریب الوطنی کی حقیقت مجہپر کہلی کہ دل مین کیسی سچی توبہ کی تہی۔ اور وہ خدا تعالیٰ نے قبول کر لی یہ باتین مین ان لوگون کے لیئے پسند کرتا ہون۔ جو مجہے راستباز یقین کرتے ہین اور مجہے ان باتون کے پہونچانے

اور سنانے مین قطعاً کوئی دنیوی غرض نہین اگر کوئی غرض ہوتی تو جو لوگ یہان رہتے ہین وہ سب سے پہلے منکر ہو جاتے۔

خدا تعالیٰ کے احسانات

مین روٹی خدا کی دی ہوئی کہتا ہون۔ اس معاملہ مین گھر والون کا بھی مجھپر احسان نہین کہ بیوی پکاتی ہے تو کہان سے لاتی ہے کپڑا اسی کا دیا ہوا پہنتا ہون رہنے کو اسی نے مکان دیا ہوا ہے اب تھوڑی عمر باقی رہگئی ہے کیا معلوم ہے بھی یا نہین پھر وہ کیا غرض ہو سکتی ہے جو مجھے خلاف بیانی کی ترغیب دے مجھے اسقدر چھوٹے ہین کہ وہ کچھ سمجھ بھی نہین سکتے۔ شاید [illegible] وخیال کی طرح بڑھو گویا وہ ہو کہ ہمارا آبا ایسا ہوتا تھا پھر کیا مین انکے لئے کچھ جمع کرنا چاہتا ہون ہرگز نہین راستباز کا واقعہ یقین کرنیکے لئے اعلیٰ مقام ہے اسی طرح پر اللہ جل شانہٗ کی ہستی پر ایمان آتا ہے۔

اب ہم جاپان اور لنڈن پر تو یقین رکھتے ہین وہان کے آئے ہوئے تارون کو پڑھکر کبھی وہم نہین کرتے کہ یہ غلط ہین پھر کس قدر افسوس ہوگا اگر ہم ان راستبازون کے منہ سے سن کر یقین نہ کرین جن کی راستبازی اور اخلاق کے پشنگے برابر بھی کوئی مقابلہ نہین کر سکتا۔ انہون نے خدا تعالیٰ سے سن کر کہا کہ خدا نے کہا ہے۔

انا الموجود

غرض راستبازون کے منہ سے سن کر تکذیب نہ کرو۔ یہ راستبازون کی جماعت انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء ونواب کی جماعت ہے۔

رجوع بہ مطلب اصلی

ہان اس رکوع کے شروع مین علم اور بے علمی کے متعلق بتایا ہے کہ علم اور بے علمی برابری نہین کرتے علم بڑی عجیب چیز ہے۔ انبیاء کا علم اللہ کی کتابون کا علم ملائکہ کا علم جزا و سزا جنت ونار اور مقادیر الٰہیہ کے علوم ایسی راحت بخش چیزین ہین کہ مجھے تو اس سے بڑھکر کوئی خوشی اور خواہش نہین ہو سکتی اور کوئی لذت اس علم کی لذت کا مقابلہ نہین کر سکتی مین خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہون کہ اسنے مجھے یہ علم دیا ہے۔ اسنے مال دیا تو اسقدر کہ اور حاجت نہین بے اعتنائی دی تو ایسی کہ ایکہزار رکھنے کی جانچ

نہین تم خود دیکھ لو کہ کوئی عزت تمہارے دل مین بھی ہے۔ پھر کیا مین تمہاری کسی بھی چیز کا حاجتمند یا لالچی ہون اگر مین جھوٹ کہتا ہون تو کہدو پس یہ سچ کہ کہتا ہون درد دل سے کہتا ہون۔

یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو علیم یقین کرنا بدی سے روکتا ہو اللہ تعالیٰ قدوس ہے پاک لوگ ہی اسی سے تعلق پیدا کر سکتے ہین۔ اور وہ پاکون کو اپنا بناتا ہے۔ کیونکہ پاک کو پلید سے کیا نسبت جسقدر چیزین پلیدی کا موجب ہین ان سے قطع تعلق کرنا تو اسکا آسان گر یہ ہے کہ

سبوح قدوس کا مطالعہ کرو

جب انسان یہ یقین کر لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک ہی اس سے تعلق قرب پیدا کر سکتے ہین تو وہ بدیون اور ناپاکیون سے بچنے کی توفیق پاتا اور پاک فرشتے اس سے اپنا تعلق بڑھاتے ہین۔

مین تو اس کے فضلون کو دیکھ دیکھ کر قربان ہو جاتا ہون اور یہ سب اسی کے رحم کا نتیجہ ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے بنانے جانتا ہون بادشاہون کو جنہ بتایا ہے۔ کہ اعلیٰ سے اعلیٰ پلاؤ اور روٹی کس طرح پک سکتی ہے۔ پھر انکا استعمال مینے کیون نہ کیا ہو؟ ایسا ہی اعلیٰ درجہ کے لباس کی کتر بیونت بھی جانتا ہون اور اسے پہن کر دیکھا ہے۔ تو بس یہ اعلیٰ سے اعلیٰ راحت اور آرام کیونکر ملتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی اطاعت پر

ایک دہریہ قرآن کریم کے طفیل بچ گیا

مین کس طرح پر قرآن کریم پر عمل کرنیکی روح تمہارے اندر پھونک دون یہ خدا ہی کا کام ہے۔ ایکمرتبہ ایک دہریہ نے مجھے کہا کہ مین کہین باہر جاتا ہون کوئی نصیحت کرو مینے اس کو کہا کہ تم قرآن شریف پر عمل کر لیا کرو۔ اسے ایک آسودہ جماعت کے ساتھ ایک جگہ جانیکا اتفاق ہوا۔ وہان عیاشی کے سامان تھے۔ سب تھے وہ لوگ آتشک مین مبتلا ہو گئے وہ بچگیا جب واپس آیا تو مینے کہا کہ تم کسطرح بچ گئے اسنے کہا کہ مین خدا کو تو مانتا نہین مگر اس قرآن نے مجھے بچا لیا۔ تب مینے اسے کہا کہ

لاریب فیہ

اتباع انبیاء سکھ کا موجب ہے

اس کتاب کی شان ہے ریب ہلاکت کو بھی کہتے ہین یعنے اس کتاب مین کوئی ہلاکت کی راہ نہین۔ اور سچ تو یہ ہے کہ

انبیاء کی اتباع مین کوئی دکھ ہی نہین

لاریب فیہ کے یہ بھی معنے ہین کہ اس مین ہلاکت کی تعلیم نہین بلکہ سکھ کی تعلیم ہے۔ پھر تمام انبیاء نے اپنے آزمودہ نسخون کو لوگون کے سامنے پیش کیا ہے صحابہ نے انہین استعمال کیا پھر دیکھ لو کہ کس قدر نفع اٹھایا ابراہیم کی اصل نسل تو سب جانتے ہین مگر نمرود کا نام بھی کوئی نہین جانتا۔ آجکل یہ سوال اٹھا ہے۔ کہ وہ کون تھا؟ بعض کہتے ہین کہ وہ خیالی نام ہے۔ مگر وہ تھا۔ اور حضرت ابراہیم کا دشمن تھا اور وہ بے نام ونشان ہو کر مٹ گیا۔ لیکن ابراہیم کا نشان گویا ابتک زندہ ہے یورپ فخر کرتی ہے۔ کہ وہ ابراہیم کی اولاد ہے۔ نصرانی عیسائی یہودی صابی مسلمان سب کے سب اسکے نام پر فخر کرتے ہین۔ زرتشت کی قوم اس کو عظیم الشان انسان سمجھتی ہے۔ یہ درجہ اور عزت اسی کی اولاد کو ملی۔

جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکاً

کوئی آسمان کے ستارے یا ریت کے ذرے گنے تو ابراہیم کی اولاد کو گنے جو ابراہیم پر برکت کرے خدا اسپر برکت نازل کرتا ہے۔ جو ابراہیم پر (نعوذ باللہ) لعنت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے لعنت کی مار مارتا ہے۔ یہ انعام کیون ہوا؟

اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین

ایک ہی نکتہ ہے انکا کامل اتباع اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے جب اللہ تعالیٰ نے اسے کہا کہ تم ہمارے فرمانبردار ہو جاؤ تو کہا حضور مین تو فرمانبردار ہو چکا اور آپکا کیون فرمانبردار نہ ہون۔ آپ تو رب العالمین ہین۔

ابراہیم فرمانبرداری کی نوعیت اور وجہ نہین پوچھتا حکم کے ساتھ ہی فرمانبرداری کا اقرار کرتا ہے یہانتک ہی نہین بلکہ ووصّٰی بہا ابراہیم بنیہ ویعقوب یٰبنی ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون

یعنی اسی فرمانبرداری کی ابراہیم نے اپنے بیٹے کو وصیت کی اور یعقوب نے بھی کہا کہ اے میرے بیٹو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیئے دین کو برگزیدہ کیا ہے جو فرمانبرداری کا دین ہے۔ پس تم فرمانبردار ہو کر ہی مرو۔

اسی ایک نکتہ پر سارے کمالات کا دارومدار ہے۔ غرض فرمانبرداری کامل فرمانبرداری تمام سکھوں کی جڑ ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ انسانی اور جسمانی علوم سکھ کا موجب ہوتے ہیں۔ تو جاودانی علوم کیوں جاودانی راحت کا ذریعہ نہ ہوں؟ میں اپنے تجربہ سے اور تمام راستبازوں کے تجربہ کے علم سے کہتا ہوں کہ جاودانی علوم سے متمتع ہونیوالا کبھی گھبراتا نہیں ہوتا۔ اتنا سکون راحت اسلام کہنے والے کے سوا کسی اور کو نہیں ملسکتا۔

مگر یہی سچائیوں کا علم لوگوں کے اتباع سے نہیں ملسکتا کتنا ہی مقرب ہو کیا وہ قرآن کریم سے بڑھ سکتا ہے۔ کیا ہی صاحب تجربہ و معلومات ہو پھر بھی وہ خالق فطرت کے برابر کب ہو سکتا ہے۔ اور یہ کتاب لیکر وہ شخص آیا۔ جو کل کمالات انسانی کا جامع تھا۔ اسی لیئے اللہ تعالیٰ نے کہا۔

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ

یعنی جس نے اللہ اور رسول کی اتباع یقیناً یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اللہ کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے جب اللہ کی اتباع کا نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو قرار دیا تو کیوں یہ آیت ختم نبوت کا نشان نہ ہو؟

مقام محمدؐ

پھر فرمایا ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی تو نے نہیں پھینکا جب کہ تو نے پھینکا تھا مگر وہ اللہ ہی نے پھینکا تھا پھر کہا انما یبایعونک انما یبایعون اللہ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی بیعت کرتے ہیں اب غور کرو کہ یہ عظیم الشان مقام کسی اور کو ملا ہے؟ ہرگز نہیں۔

یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے

ایک عجیب بات اور ہے یہ تو سب دعاوی نہیں بلکہ اسکے ساتھہ زبردست دلائل اور بھی ہیں میں نے وید کو سنا ہے اور لفظاً لفظاً سنا ہے۔ اتھروید کے سوا تینوں وید سنے ہیں اور اوستا ژند کو پڑھا اور سنا ہے۔ اور گاتھہ جو مجوسیوں کی کتاب ہے۔ اسے بھی احتیاط سے سنا ہے۔ پھر اس کے بعد میں نے قرآن کریم کو پڑھا ہے۔ تمہیں تعجب ہوگا کہ جب بدو فطرت سے قرآن سے محبت ہوئی تو شیعوں کی کتابیں بھی پڑھی ہیں ایک کتاب چار سو روپیہ کو آتی ہے بحار الانوار نام اور عربی میں ہے میرے دل میں ہے کہ اسے بھی منگوا کر پڑھ لوں یعنے انکی مستند اور معتبر کتابوں کو منگوایا اور پڑھا ہے اور میرے پاس وہ ہیں میرے نزدیک ان کی کتابیں معتبر معلوم ہوتی ہیں یہ۔ انکی مسلم ہیں کافی ہے تہذیب ہے استبصار اور من لا یحضر مجمع البیان طبرسی اور نہج البلاغۃ جناب امیر کے خطبات ہیں۔

ان کے مقابل خوارج ہیں انکی کتابیں بھی میں نے پڑھی ہیں ایک ۳۰ جلدیں ہے اور میرے پاس ہے۔

(اس کتاب کی ۳۰ جلدیں سنکر ایڈیٹر الحکم نے استعجاب سا ظاہر کیا۔ اسپر فرمایا۔ کہ ایک سیاح استنبول کا یہاں آیا اور پہلے وہ سلطان روم کے کتب خانہ کی بڑی تعریف کرتا تھا۔ لیکن جب اسنے میرے کتب خانہ کو دیکھا تو کہنے لگا کہ وہ کیا چیز ہے۔ ایڈیٹر)

غرض ان کتابوں کو اس وسعت سے دیکھا ہے پھر سنیوں میں مذاہب اربعہ صوفیوں اور محدثین کا مذہب پڑھا ہے۔ اور ان سب کو پڑھ لینے کے بعد میں ایماناً کہتا ہوں اور کھول کر سناتا ہوں اور یہ اسلیئے کہ میں نہیں جانتا کہ آئندہ ہم سے کون ہوگا۔ اور کون نہیں مجھے کچھ کہنے کا اور تمہیں کچھ سننے کا موقعہ ملے یا نہیں اسلیئے سنو اور غور سے سنو کہ اس تحقیقات اور تجربہ کے بعد میں علیٰ وجہ البصیرۃ اقرار کرتا ہوں۔ کہ

قرآن کریم جیسی کوئی نعمت اور کتاب نہیں

وہ خدا تعالیٰ کی کامل کتاب ہے۔ اور وہ تمام اختلافات مٹانیکا کامل ذریعہ ہے اور وہ خود اختلافات کا باعث نہیں اسکے ساتھہ ہی میں اس شہادت کو بھی علیٰ وجہ البصیرۃ کہتا ہوں۔ کہ

بعد کتاب اللہ بخاری جیسی بھی کوئی کتاب نہیں

میں نے سرسید احمدؐ صاحب کو سو روپیہ اسلیئے دیا تھا۔ کہ تم جو تصنیف کرو وہ مجھے بھیجدو آخری دم تک اسنے اپنے وعدہ کو پورا کیا ہے۔ میں نے اس کی تصنیفات کو خوب پڑھا ہے میں دنیا کے معتقد اون سے بے خبر نہیں برہم ازم کی کتابیں پڑھی ہیں سب سے بڑی کافر قوم برہمو ہے۔ میں اسکو مذہبی رنگ میں آریوں اور عیسائیوں سے زیادہ خطرناک سمجھتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ برہمو نرم ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ یہ بہت ہی گرم ہیں یہ آپ ہی غضب کے نیچے ہیں

جو تمام انبیاء علیہم السلام کو مکالمہ الٰہیہ کے دعوی میں جھوٹا سمجھتے ہیں۔

میں یہ بھی علم اور بصیرۃ سے کہتا ہوں میں نے انکی کتابوں کو درستی سے پڑھا ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھتے ہیں میں انہیں چند منٹ میں پڑھ لیتا ہوں انہوں نے انبیاء علیہم السلام کو کذاب (معاذ اللہ) مانا ہے۔ اور جو کچھ نرم ہیں انہوں نے دعوی رسالت کو جنون یا دروغ مصلحت آمیز کہا ہے۔ غرض اس ساری تحقیقات کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ

قرآن کریم ہی کامل کتاب ہے۔

اور پھر جب قرآن مجید میں تدبر کیا اور سالہا سال تک تدبر کیا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ

محمد رسول اللہ سے بڑھکر کوئی نمونہ اسپر عملدرآمد کا نہیں

کتاب و سنت

پھر بخاری سے بڑھکر کوئی کتاب تاریخی روایت کے لحاظ سے نہیں اسکے ماورا ہمارے سلسلہ میں قرآن کو کتاب اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملدرآمد کو سنت کہتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ چند مثالیں دوں تاکہ جو تفرقہ ان میں ہے۔ وہ معلوم ہو جائے۔

جب بخاری امام نہ ہوئے تھے تو بھی وہ مسلمان تھے نماز پڑھتے حج روزہ زکوٰۃ اعمال الاسلام کا پابند تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ علم جو ارکانِ اسلام اور اعمال کا انکو تھا وہ اسی سنت متواترہ کے ذریعہ انکو ملا تھا۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ابھی امام نہ ہوئے تھے۔ اور فقہ نہیں لکھی گئی۔ محیط اور مبسوط کے مسائل منہ سے نہ نکلے تھے تو کیا وہ مسلمان نہ تھے؟ کیا ہدایہ اور قدوری پڑھکر وہ مسلمان ہوئے تھے۔ نہیں بلکہ وہ جس ذریعہ سے نیک تھے۔

وہ بہی سنت اور اہل سنۃ کا تعامل تہا صحابہ کیوقت تو یہ کہتا ہین نہ تہین انہونے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھہ کرتے دیکہا وہی کرتے ہتہو وضو کرتے دیکہتے ہتو تو اسی طرح وضو کرتے نماز پڑہتے دیکہتے نماز پڑہ لیتے روزہ رکہتے دیکہا تو روزہ رکہتے اور اسی طرح آپکو دیکہکر جو کچھ گویا اخلاق فاضلہ سے متصف پایا آپ بہی ہو گئے یہی سنت ہے ایک نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے مین چاہتا ہون کہ بہت سے دوست اسے یاد رکہین اور اسے پہونچاوین۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عملدرآمد دنیا کے بچے بچے لڑکیاں جوان آدمی جوان عورتیں بوڑہے مرد بوڑہی عورتین یہود عیسائی غرض ہر طبقہ کے لوگ دیکہتے ہتہو اسی تواتر سے وہ علم ہم تک پہونچا ہے۔ اب اگر کوئی اس مین ترمیم کرکے کہے کہ نماز کی اتنی رکعت ہے۔

وہ تمام مجنونون سے بدتر مخبوط الحواس ہے۔

صلوٰۃ کے معنے صبح ظہر عصر مغرب اور عشا کی ۱۷ رکعت فرض ہین۔ وتروں کو زیادہ موکد کرین تو ۲۰ رکعت اور اسکے سوا ۱۰ رکعت اور یہ عملدرآمد تواتر سے ثابت ہے اسکے لیئے کسی کتاب کی ہمین ضرورت نہین۔

مجہو شوق ہوا کہ شیعون اور خوارج وغیرہ کی نماز دیکہون صوفیون اور محدثین کی نماز کا علم پیدا کرون مینے غور سے دیکہا اور دریافت کیا مگر وہان بہی ۱۷ رکعت فرض ہی پائین پہر جہگڑا کیا؟ کیا روزہ حج مکہ اور زکوٰۃ مین؟

اس مین بہی نہین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین بہی نہین ملائکہ پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ کی کتابون اور رسولون قیامت اور تقدیر کو ماننے مین سب برابر ہین

اب اسقدر تعامل اور تواتر کے ہوتے ہوئے اگر ایک شخص اٹہکر کہے کہ نماز کے یہ معنے ہین تو کیونکر قابل تسلیم ہونگے مین سچ کہتا ہون کہ قرآن کریم کیساتہہ تعامل کا وجود بہت بڑی طاقت کیساتہہ ہم تک پہونچا ہی

الحمد للہ رب العٰلمین کے معنے جو ہمنے بچپن سے سیکہے ہین وہ بہی اسی طرح تعامل کے نیچے چلے آتے ہین الٓ کے معنے ساری حمد تعریفین لِ کے معنے واسطے اللہ معنے اللہ رب کے معنے پالنے والا الٓ معنے سارے عالمین معنے جہانون یعنی ساری تعریفیں اس اللہ کے لیئے ہین جو سارے جہانون کا پالنے والا ہے۔

آہ! لوگون نے تعامل کا بہید نہین سمجہا

بچپن کا واقعہ ہے۔ ہمارے گہر مین تہی خلاصہ کیدانی مجہے یاد کرایا جاتا تہا اس مین رفع سبابہ کا ذکر تہا مفتی محمد صادق کی والدہ کے باپ نے کہا کہ خلاصہ کی شرح ہم بہیجینگے چنانچہ کالے کالے بستون مین انہونے وہ شرح دی میرے بہائی صاحب نے اسے پڑہکر کہا کہ رفع سبابہ کی بات تو درست ہی معلوم ہوتی ہے۔ اسوقت کتب کا یہ حال تہا مگر اب مطبع کا تحفہ امن ڈاک کا انتظام اور وی پی کا طریق دیکہکر مین تو قربان ہو جاتا ہون آج اگر کتابون کے ذریعہ باتیں معلوم ہوں تو تعجب نہین مگر اس زمانہ مین جب کہ سلسلہ کتب نہ تہا۔ تب بہی ارکانِ دین کا علم عام تہا۔ مین سچ کہتا ہون کہ نماز کی شکل روزہ حج کی شکل مخلوق سے اتنی سنی ہوگی کہ گن بہی نہین سکتے اور یہہ کہنا کہ قرآن کریم کو مقدم سمجہتے ہین اسکے بہی معنے معلوم کرنیکے لیئے اصل تعامل ہے پہر لغت ہے یاد رکہو ہمارا یہہ ایمان ہے۔

کوئی تحقیق و قرآن والے کوئی مکالمہ مکاشفہ وحی اگر تعامل کے خلاف ہو تو تیرہ سو برس کے بعد ایسے لال بجہکڑ کی بات کون مانتا ہے۔

یعنی وہی مکالمہ مکاشفہ اور وحی اب بہی قابل تسلیم ہو سکتی ہے جو قرآن کریم اور تعامل کے خلاف نہ ہو۔

اب مین پہر اصل رکوع کی طرف توجہ کرتا ہون اس آیت مین **جاہل** کا لفظ نہین رکہا بلکہ امی کا لفظ رکہا اصل بات یہ ہے۔ کہ **قرآن کریم** کے کمالات اور عجائبات مین سے یہ بہی ہے کہ ہر دعویٰ کے ساتہہ دلائل دیئے ہین جو دوسری کتابون مین نہین اور یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ

رسول اللہ خاتم الانبیاء ہین

قرآن کریم نے ہر تعلیم اور دعویٰ کیساتہہ دلائل دیئے ہین اگر تشریح کرون تو بہت وقت خرچ ہوگا مختصراً بتاتا ہون مثلاً فرمایا کہ شرک نہ کرو اسکی دلیل یہ دی وھو فضلکم علی العالمین یعنے اللہ تعالیٰ نے تمہین دوسری مخلوق پر فضیلت دی ہے اب وہ چیز جسکو تم خدا کے سوا معبود بناتے ہو وہ تو تمہاری خادم ہے مخدوم ہی نہین ہو سکتی پہر بہلا ایسے معبود بناؤ۔ اب یہ کیسی روشن دلیل ہے۔ دعاوی اور دعاوی کے دلائل کے آگے کیا ضرورت باقی رہتی ہے۔

یہہ بہی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

دنیا مین مذاہب کے تین بڑے مرکز گزرے ہین۔ ایک ایران ایرامون برہما آسام چاتنا وغیرہ کا یہ ایرانی مذہب کی شاخین ہین۔ یورپ امریکہ افریقہ کے کنارے اور کچہہ ہندوستان کے کنارے یہ عبرانیون کی شاخ در شاخ ہین یروشلم (ہولی لینڈ) الکا مرکز ہے۔

بت پرستی کے کمال مین عرب ہی پیچہے نہین رہا۔ یرمیا کے نوحہ مین اسکی تفصیل ہے۔

واقعات بتاتے ہین کہ وہ اپنے مذاہب کے بڑے حامی اور زبردست مؤید تہو لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا کمال ہے کہ تینون مرکز آپنے فتح کر لیئے دار السلطنت فتح کر لینے کے بعد اگر کوئی مقابلہ کرے تو یہ مذبوحی حرکت ہوتی ہے۔ اگر سب کا سب فتح کر لیتے تو پیچہے آنیوالون کے لیئے کیا رہتا بہرحال مذاہب کے مرکزون پر کامیابی حاصل آپ ہی نے کی اور

یہ ختم نبوت کی دلیل ہے

اللہ کے لفظ پر کسی سماوی کتاب نے قرآن کے برابر زور نہین دیا۔ سب نے صفاتی نام بیان کئے ہین ویاننہ نے سو ایک نام کہے ہین جن مین پہلا نام اگنی بہسم کرنیوالی آگ ہے۔ اور اس مین رحم عدل دیا لتا کہ یا لتا کا نام بہی نہین۔ وحدہٗ لاشریک کہان آگیا ہے مگر اللہ کا لفظ ایسا ہے کہ اسکی نظیر نہین ملتی یعنی تمام کامل صفات سے موصوف اور تمام بدیون سے منزہ معبود یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کو جسقدر مطالعہ کرو اللہ کو موصوف اور باقی صفات ہین اس ایک نقطہ سے بہی

لہذا وہاں رہیں یہاں جلسہ شہر میں ہو۔ شہر میں ہمارے لئے جلسہ کا انتظام بہت آسان ہوتا تھا۔ کیونکہ مدرسہ اور بورڈنگ کے مکانات مہمانوں کی فرودگاہ کے لیئے موجود ہوتے۔ اور کچھ اور مکانات کا انتظام کر دیا جاتا لیکن اس حکم کے ماتحت

فرودگاہ کا انتظام باہر کیا گیا

اور اس قدر محبت میں جس خوبی سے انتظام کیا گیا وہ نہایت اطمینان بخش ہے۔ یہ فرودگاہ مدرسہ کی نئی زمین میں بنایا گیا جہاں بیسیوں خیمے اور چھولداریاں اور عارضی ٹین شیڈ بنائے گئے تھے۔

احمدی کیمپ کا نظارہ نہایت موثر اور دلکش تھا ہزاروں انسان جن میں اکثر بڑے بڑے معزز اور عہدہ دار تھے زمین کے فرش پر پڑے ہوئے تھے وہ کیا بات تھی جس نے یہ جوش پیدا کر دیا ہے کہ آرام و راحت کو قربان کر کے اس طرح جنگل میں پڑے ہیں۔

یہ صرف اخلاص ہے

بہرحال مدرسہ کی زمین میں احمدی کیمپ لگایا گیا۔ انتظام نہایت وسیع پیمانہ پر کیا گیا تھا۔ اور حتی الوسع مہمانوں کی آسائش کے مقابلہ میں خرچ کی کوئی پروا نہ کی گئی خدا کا شکر ہے کہ اس میں

کامیابی ہوئی

مدرسہ کے اساتذہ اور بورڈروں اور صدر انجمن کے ملازمین نے جس محنت اور مستعدی سے اس خدمت کو سرانجام دیا ہے۔

وہ نہایت قابل قدر ہے۔

میں اس موقعہ پر اپنے مخلص اور مکرم مخدوم میر شاہ خان صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کا ذکر کرنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں جو نہایت اخلاص کے ساتھ اپنے بورڈروں اور بچوں کو لیکر رات کے بارہ بارہ بجے تک کام کرتے رہے ایسا ہی بعض دوسرے دوست منشی برکت علی اور ماسٹر عبد العزیز وغیرہ بھی پوری تندہی سے مصروف بکار رہے۔

باہر سے آنیوالے احباب میں سے مولوی عمر الدین صاحب مدرس میرٹھ اور مستری محمد موسیٰ لاہوری خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں کیونکہ اس مرتبہ کھانے کے متعلق کل انتظام انکے ہی سپرد کیا گیا تھا۔ اور نہایت اطمینان سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ اس کام کو انہوں نے بڑی خوبی اور بکمال عمدگی کیساتھ نبھایا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے افسوس ہے میں نام بنام اپنے مخلص احباب کا ذکر نہیں کر سکتا۔ جنہوں نے اسی طرح پر اپنی خدمات سے جلسہ میں مدد دی اور سچ تو یہ ہے کہ وہ محض للّٰہ اور صدق سے اس کام کو کرتے رہے ہیں نہ کہ کسی شکریہ اور تعریف کے لیئے۔ اب مجھ اس لیے سلسلہ سے نکلکر جلسہ کی عملی کارروائی کا ذکر کرنا چاہیئے۔ جلسہ کی کارروائی جمعہ کی نماز سے شروع ہونی قرار پائی تھی۔

جمعہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

جمعہ کے لئے جامع مسجد میں حسب معمول انتظام کیا گیا تھا مگر اسی اثنا میں آدمیوں کی کثرت نے باہر نماز کا انتظام کرنیکا شروع دیا اور حضرت سے حکم پایا کہ

مسجد یا بوہڑ کے نیچے ہو

اس سے یہ سمجھ لیا گیا کہ گراونڈ میں جو بوہڑ کا درخت ہے جو مسجد النور کے سامنے ہے وہاں انتظام ہوگا لوگ مسجد جامع میں ۱۰ بجے سے جمع تھے یہ سنکر بھاگے ہوئے باہر چلے گئے یہ نظارہ بھی قابل دید تھا اور ایک دل کو متحرک کئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ لوگ باہر پہونچ گئے لیکن جب

حضرت خلیفۃ المسیح باہر تشریف لائے

اور آپنے دریافت کیا کہ جمعہ کہاں ہوگا۔ اسپر عرض کیا گیا کہ حضور کے حکم کے ماتحت باہر ہوگا اسپر فرمایا میں نے یہ نہیں کہا تھا بلکہ وہ بوہڑ جو مدرسہ کے قریب ہے۔ میں باہر نہیں جا سکتا اگر ایک دفعہ جاؤں تو تین دن بیمار ہو جاتا ہوں پس اا آدمی ملکر مشورہ کرو میں پسند کرتا ہوں کہ جامع مسجد میں ہو۔ وہاں نہو سکے تو اس بوہڑ کے نیچے بہرحال فوراً باہر جاکر مشورہ کیا اور احباب نے بعد مشورہ فیصلہ کیا کہ

جامع مسجد ہی میں ہو کیونکہ حضرت امیر پسند فرماتے تھے

حضرت کے اس فعل سے جو عظیم الشان سبق ہمیں ملتا ہے وہ

شاورھم فی الامر

کی اہمیت ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ معمولی امور میں بھی جب حضرت سے دریافت کیا گیا تو آپنے جھٹ مشورہ کرنیکا حکم دیا ہے حضرت حکم دے سکتے ہیں کہ فلاں جگہ کرو مگر آپنے مشورہ کو پسند فرمایا بہرحال جب باہر جمع شدہ جماعت کو یہ حکم سنایا گیا تو وہ بے اختیار ہو کر

شہر کو دوڑ پڑے

تا کہ سب سے پہلے جگہ مل جاوے یہ نظارہ بہت ہی موثر تھا۔ اور اس سے اس

جوش اور اخلاص

کا پتہ ملتا تھا۔ جو جماعت کو اپنے امام سے ہے۔ اور شوکت اسلام ظاہر ہوتی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں مسجد اس کی چھتیں اور اردگرد کے تمام مکانات کی چھتیں پر ہو گئی تھیں مسجد میں باوجودیکہ وہ بہت وسیع ہو چکی تھی۔ قطعاً گنجائش بیٹھنے کی بھی نہ تھی۔ اس حالت کو دیکھکر

حضرت خلیفۃ المسیح کی قبولیت عامہ

کا کسی قدر اندازہ ہو سکتا تھا۔ آخر حضرت تشریف لائے اور جوش سے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔ مسجد کا صحن طے کر کے منبر تک پہونچنا دو منٹ سے زیادہ کا راستہ نہیں مگر حضرت کو یہ مسافت قریباً ۱۵ منٹ میں طے کرنی پڑی وہ بھی ہٹو بیٹھو راستہ کی آوازیں لوگ دے رہے تھے۔ حضرت ایک خاص شان کیساتھ جو عبودیت اور انکسار تھے خلافت کے رنگ میں ڈوبی ہوئی اور اپنے محبوب آقا میں گمشدگی کی شان تھی آتے تھے۔ آپ منبر کے پاس پہونچے کثرت مخلوق کی اسقدر تھی کہ وہاں آواز کا پہونچانا مشکل امر تھا حضرت نے آخر تجویز کیا کہ دو تین بلند آواز آدمی کھڑے ہو جائیں میں جو کچھ کہوں وہ کہتے جائیں تا کہ

سب سن لیں

اس سلسلہ کے یوم اول سے لیکر آج پہلا دن تھا یہ خطبہ اس طرح پہونچایا گیا اس مقصد کے لیئے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور میر ناصر نواب صاحب اور مولوی مبارک علی صاحب کو مقرر کیا گیا اور حضرت نے خطبہ شروع فرمایا مگر چند ہی منٹ کے بعد ضرورت محسوس ہوئی کہ اصل مقصد پورا نہیں ہوتا اسلیئے

خاکسار ایڈیٹر الحکم

نے تحریک کیا تھا (جو اسوقت اسکا فرض ہی کام تھا حضرت سے

آپ خاتم النبیین ثابت ہوتے ہیں

پھر میں دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص وہی مجدد کہ شنا مستفیض ہوگا۔ کچھ ہی اسے کہہ لو انگریزی الفاظ میں ریفارمر کہہ لو کچھ ہی ہو یہ ایک خوبی ہے۔ مگر یہ خوبی کسی کو قیامت تک نہیں مل سکتی جب تک

وہ آنحضرت کا خادم اور غلام نہ ہو

اس سے معلوم ہوا کہ تمام روحانی فیوض کے حاصل کرنیکا ایک ہی ذریعہ ہے۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم اور

یہ آپ کی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام خوبیوں کے جامع ہیں اور اسی لیئے آپکا نام محمدؐ ہے ساری خوبیاں تو اس نام میں جمع ہیں۔ وہی رسول ہو سکتا ہے جو محمدؐ ہو اب آپ کے بعد کون رسول ہو سکتا ہے؟ پس

محمد کا لفظ بھی خود ختم نبوت کی دلیل ہے

پھر میں نے غور کیا ہے کہ انسان اپنی انسانیت کے لحاظ سے ساری مخلوق پر حکمران ہے۔ میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ چیتے سے شکار کراتے ہیں بازوں کو دیکھا ہے۔ کہ کیسے چلے جاتے ہیں جو شکار کر کے لے آتے ہیں پھر کبوتر کو دیکھا ہے۔ اعلی درجہ کا کبوتر ۲۴ گھنٹہ آسمان پر رہتا ہے۔ پھر جب بلاتے ہیں تو آواز کیساتھ واپس آجاتے ہیں ایک آدمی بھوکے شیر کے منہ میں سر دیتا ہے یہ ایک قسم کا کسب کمال ہوتا ہے پھر بہت لوگ سانپوں کو نچاتے ہیں چوہوں کو دیکھا ہے کہ ان سے تماشا کرالیتے ہیں۔ ہاتھی گھوڑوں سے بیا تعرف کرتے ہیں انہیں کہتے ہیں مر جاؤ تو وہ مردہ کی طرح لیٹ جاتے ہیں اور انکا حکم مانتے ہیں یہ سب انسانی اخلاق کا نتیجہ ہے مگر تو بھی یہ ایک دوسرے کے نیچے ہوتے ہیں۔ کوئی ڈاکٹر ہے انجینیر ہے وکیل ہے اکاونٹنٹ ہے مصلح قوم ہے۔ سپہ سالار ہے۔ فاتح ہے۔ غرض کسی ایک یا دوسرے خلق میں بڑائی ہو گی مگر اللہ تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے فرماتا ہے۔

انک لعلی خلق عظیم

جسکو خدا تعالی عظیم کہے اس کی عظمت وہم میں بھی نہیں آ سکتی وہ رب العرش العظیم کا عظیم بتلایا ہوتا ہے پھر کہا تو یہ کہا لعلی خلق عظیم و زبان کی خوبیوں کے لحاظ سے یہ جملہ نہایت عجیب ہے۔

پھر عمدہ اخلاق ایک فضل ہے۔ پھر علم کا نظر لیکچر دینا ملک کا زبان کا قومی کا سیاست پہ گری وغیرہ کا کہوں خدا کے فضل ہیں۔ اللہ تعالی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے۔

کان فضل اللہ علیک عظیماً

تجہپر اللہ تعالی کا فضل عظیم ہے۔ اب اس عظیم سے پرے تو ختم ہی ختم ہے۔

یہ دلیل ہے ختم نبوت کی

اب ہم نظارہ آنکھ کان سے کام لیتے ہیں۔ ایک کتاب میں نے پڑہی اس میں لکھا ہے۔ کہ چرچ آف انگلینڈ کا خرچ ۶۰ کروڑ روپیہ ہے پھر اس میں چرچ آف انگلینڈ جہاں جہاں کام کرتا ہے۔ وہاں کا راستہ اور جغرافیہ بھی دیا ہے۔

ایسا ہی میں نے مہاراجہ کپورتھلہ کا سیاحت نامہ پڑھا ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ وہ پوپ کی ملاقات کو گئے اور وہاں دیکھا کہ یورپ کے بہت سے شہزادہ پوپ کی خدمت کو حاضر ہیں اور پوپ کے سر پر چنور کر رہے ہیں انکو کہا گیا۔ کہ ہاتھ بڑھاؤ۔ مگر پوپ نے ہاتھ نہ بڑھایا۔ پھر انکو کہا گیا کہ ہاتھ بڑھائے رکھو پوپ نے پوچھا کہ کیا تمہاری ریاست میں مسیحی لوگ بھی رہتے ہیں۔ کہا ہاں کچھ ہیں پھر پوپ نے اقرار لیا کہ کیا آپ انکی رعایت رکھنے کا اقرار کرتے ہو اونہوں نے اقرار کیا تو ہاتھ بڑھایا۔ جس پر اونہوں نے بوسہ دیا۔

اس قصہ کو دیکھکر غور کرو کہ کیسی خواہش اور کوشش ہو رہی ہے۔ اور ہمارے اور انکے امرا میں کیا فرق ہے میرا ایک دوست جٹ زمیندار ہے مگر بہت ہوشیار اور چلتا پرزہ ہے مجہسے اس نے بیان کیا کہ ایک وقت ہز آنر لفٹنٹ سے ملنے گیا ہز آنر نے اسے کہا کہ ملک صاحب! کیا آپ اردو پڑھے ہوئے ہو؟ پھر نہایت عمدہ سنہری جلد والی انجیل لاکر تحفۃً دی اور کہا کہ مہربانی کر کے اس تحفہ کو آپ پڑھ لیا کریں۔ اسکے مقابلہ میں ہمارے امرا جو کچھ کرتے ہیں وہ تم سے مخفی نہیں اسلیئے تفصیل کی حاجت نہیں۔ یا این اسلام کا محافظ کیسا ہے؟

خدا تعالی کسی نہ کسی کو پیدا کر دیتا ہے۔

اور اس کے ساتھ جماعت کو اکٹھا کر دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالی کا منشا ہے کہ اسلام دنیا میں زندہ مذہب ہو دیکھو یہود مجوسی اور نصاریٰ میں مجدد نہیں ہوتے جنکا خدا تعالی سے تعلق ہو اور وہ خدا تعالی سے فیض حاصل کر کے دوسروں کو فیضیاب کریں۔ وہ لوگ خود قایل ہیں کہ ان میں سے ایسے لوگ نہیں ہوتے اور یہ انکی تعلیم کی کمزوری اور انکے ہادیوں کی قوت قدسی کا ضعف ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی ایسی زبردست اور آپکی تعلیم ایسی بابرکت ہے کہ تیرہ سو برس تک برابر ایسے لوگ ہوتے آئے اور ہوتے رہینگے جو احیاء ملت کرتے رہیں گے۔ اور انکے ہاتھ پر بہتوں کو شفا ہو گی۔ اور وہ دنیا کی ہدایت کا ذریعہ ہونگے۔

یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

ایک شخص نے مجہسے انجیل کے رو سے ختم نبوت کی دلیل پوچھی میں نے کہا وہاں تو بالکل صاف ہے متی کی انجیل میں باغ کی مثال بیان کی ہے۔ (متی پ ۲۱)

باغ کے مالک کا آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہی سب سے آخر میں ہے۔ اسلئے مالک کے پرے اور کون ہے جسکا انتظار ہو

ختم نبوت کی دلیل ہے۔

پھر قرآن میں ایک جگہ نبوت کا عظیم الشان معیار بتایا ہے۔ اور وہ یہ ہے ما ضل صاحبکم وما غوی جو ہمارا ہادی ہو اس میں تین باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ اوّل وہ اجنبی نہ ہو جسکو کوئی نہ جانتا بھی نہ ہو کیونکہ ایسا آدمی تھوڑے دنوں کے لئے نیک بن سکتا ہے۔ حالانکہ ممکن ہے کہ وہ شریر ہو اسلیئے ایسا شخص جو ہادی ہونیکا مدعی ہو وہ تم میں سے ہی ہو جس کے حالات سے تم بخوبی واقف ہو۔ دوم وہ بے علم نہو۔ سوم جو وہ تعلیم دیتا ہے اسکا عامل ہو آپ خلاف ورزی نہ کرے کہ دوسروں کو بتائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے صاحب ہیں یا نہیں؟ ہیں پھر بے علم تو نہیں، بالکل نہیں پھر خلاف ورزی تو نہیں کرتا بالکل نہیں اب بتاؤ اس سے آگے کیا شرط ہوگی؟

یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے

پھر فرمایا فعلمہ شدید القویٰ وہ جس کی طاقتین بڑی مضبوط ہین ۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معلم ہے ۔ اس سے پرے کوئی طاقت نہین پھر وہ ذو مرہ ہے بڑا مضبوط وھو بالافق الاعلیٰ اس دل گردے کا انسان کوئی ہے ؟

یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے ۔

پھر فرمایا ۔ اکملت لکم دینکم تعلیم اور ہدایت کو کامل کر دیا اسپر کسی قسم کے اضافہ کی کبھی حاجت نہین انسان کیلیے ایمان چاہیئے ۔ محافظ ایمان چاہیئے ۔ پھر معاملات تمدن معاشرۃ اخلاق سیاست چاہیئے ۔ معاملات مین بیع شرا اجارہ استجارہ رہن تداین وصایا شہادت کہانے پینے کا ذکر غرض تمام ضروریات دین کی تکمیل کر دی اس سے پرے کسی چیز کی حاجت ہے ؟ اگر کوئی ہو تو کمون کی اگر کلین بنا کر دیئے جاتے تو کیا سستی کی بعثت دیئے جاتے ۔ اور روزمرہ کے ایجادات و ترقیات سے سکہ وتش کیا جاتا ۔ اسلیئے اسکی ضرورت نہ تھی ۔ غرض کامل شریعت اور کامل ہدایت دی ۔

یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے ؟

حضرت صاحب کا ایک شعر ہے ۔

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال

لاجرم ختم ہر پیغمبرے

یہ ظلمت بہت بری چیز ہے کفر کی ظلمت ہو رسم کی ہو ۔ عادت و جہالت کی ہو بیجا محبت اور غضب کی ہو غرض کسی قسم کی ظلمت ہو بڑے دکھ کا موجب ہوتی ہے آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی ظلمت سے نجات دیتے ہین ۔

یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے ۔

ایک حدیث مین پڑھا تھا کہ شام کیوقت گھرون کو بند کر دو بچون کو باہر نہ جانے دو ۔ برتن ڈھانپ دیا کرو ۔ مین عموماً ان ہدایات پر بحمد اللہ عامل رہتا ہون چوہون کو مار دینا چاہیئے احرام کی حالت مین بھی چوہے کو مار سکتے ہین یہ بڑا فاسق ہے ۔ کچھ دن ہوئے کہ مینے نواب لفٹنٹ گورنر صاحب کا شایع کردہ ایک رسالہ پڑھا جس مین لکھا تھا ۔ کہ ابتداے ظلمت مین جرمز کا زور ہوتا ہے ۔ اب ان تمام اصول کو بیان کیا جنکا نبی کریم نے تیرہ سو برس ہوئے بیان کیا تھا کہ اہتمام غرض ہر سکھ کی راہ آپنے بتائی ۔

یہ بھی آپ کی ختم نبوت کی دلیل ہے

یہ بہت لمبا سلسلہ ہے اور آپ کی ختم نبوت کے اسقدر دلائل ہین کہ گنتے گنتے تھک جاوین وہ ختم نہ ہون ۔ اور اب وقت بہت ہو گیا ہے مین کچھ بھی ختم نہین کر سکا ۔ غرض یہ ہے مومن بنو اور ان کے جو صفات بیان کئے ہین وہ اپنے اندر پیدا کرو ۔

عہد شکن نہ بنو مومن وہی ہوتے ہین جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو وفا کرتے ہین ۔ اور عہد اللہ کو توڑتے نہین نمازون کو درست رکھتے ہین ۔ بدیوں کے دور کرنیکی کوشش کرتے ہین ۔

اب مین ایک بات کہکر ختم کر دیتا ہون ہمارے دوست میر عابد شاہ کچھ کہنا چاہتے ہین ۔ اور انہون نے مجھے لکھا ہے کہ مین انکے لیئے سپارش کرون انکی باتین سنو اور شور و شغب نہ ہو اور ہمارے لکھنے والے انہین لکھ لین وہ اخلاص سے کہتے ہین پھر ایک کتاب ہے دین الحق یا ہمارا مذہب مینے اسکو بہت غور سے پڑھا اور بہت ہی غور سے پڑھا اور مینے اسکے پچاس نسخہ آپ خرید کئے ہین ۔ مین پسند کرتا ہون کہ اس کی بہت بڑی اشاعت ہو اور بہت بڑی اشاعت ہو اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کو سمجھ اور توفیق دے اور اس مین کوئی کمزوری ہو تو مجھے اطلاع دے میری عقل و فکر جہانتک پہونچتی ہے مین اسکو مفید پاتا ہون اور عبد الحی کی بھی سپارش کرتا ہون اللہ تعالیٰ تمہین توفیق دے ۔ آمین ۔

مجلس نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اس تقریر کے بعد تین نکاحون کا اعلان فرمایا ۔ جن مین سے ایک ہمارے مکرم بھائی خواجہ کمال الدین صاحب کی ہمشیرہ محترمہ کا نکاح تھا جو تین ہزار مہر پر بابو غلام محمد صاحب طالب العلم میڈیکل کالج لاہور سے ہوا دوسرا پیر محمد یوسف صاحب مہاجر تاجر قادیان کا بوکالت ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سید الف شاہ صاحب کی دختر نیک اختر سے بعوض پانسو روپیہ حق مہر ہوا ۔

تیسرا نکاح الحکم کے خاص معاون دوست منشی عبد الحمید صاحب کے بھائی حافظ عبد العزیز صاحب کا مخلص بھائی مستری حسن دین صاحب کی دختر نیک اختر سے بالعوض سوا سو روپیہ حق مہر ہوا ۔

خطبہ نکاح جو حضرت نے پڑھا وہ انشاء اللہ آئندہ اشاعت مین درج کر دیا جاویگا ۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے پیشتر شادی غمی کی تقریبون پر مسلمانون مین جس قدر مسرفانہ رسوم جاری تھین ۔ خدا کے فضل سے وہ سب کی سب دور ہو گئین ہین سلسلہ مین ایک نئے داخل شدہ معزز بھائی کو خصوصیت سے خواہش تھی کہ وہ یہان کی تقریب شادی کو دیکھے چنانچہ وہ یہ دیکھکر ازبس محظوظ تھا کہ جن رسومات کی اصلاح کے لیئے بڑی بڑی کوششین کیگئیں اور مصلحین قوم نے زور مارا وہ یہان یکدم اُٹھ گئین یہ بجائے خود ایک الگ مضمون ہے جس پر تفصیلی بحث کرنیکی حاجت ہے ۔ اسلیئے اسوقت صرف اتنے پر گنجایش کیجاتی ہے ۔ نکاح کے اعلان کے بعد حضرت نے

دین الحق

نامی کتاب کا اعلان کیا یہ وہ کتاب ہے کہ جو میرے مکرم بھائی میر قاسم علی صاحب نے حال مین لکھکر بہت بڑی خدمت سلسلہ کی کی ہے ۔ اور جسکا ذکر الحکم کی پچھلی اشاعتوں مین ہو چکا ہے ۔ حضرت نے اس کتاب کے متعلق جو کچھ فرمایا اسکا لب لباب یہ ہے کہ مینے اس کتاب کو بہت ہی پسند کیا ہے ۔ اور مینے اسکی پچاس جلدین فی الحال خرید کی ہین ۔ مین چاہتا ہون کہ لوگ اسے پڑھین اور اسکی اشاعت کرین ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا خود اس کتاب کی پچاس جلدیں کا خریدنا اور احباب کو توجہ دلانا کتاب مذکور کی

اہمیت اور ضرورت کو بتاتا ہے

اسی تاریخ کی صبح کو جب میر قاسم علی صاحب حضرت سے

تو آپ نے فرمایا کہ مین اس کتاب کو پڑھکر بہت ہی خوش ہوا ہون۔ اور مینو قریب قریب اسی فراق سے اسے پڑھا ہے۔ جس طرح مین خاقانی کے کلام کو پڑھتا ہون اسلیئے کہ یہ اس کلام کی عظمت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید کے لیے لکھی گئی ہے۔

اس کتاب کی قیمت ۸ مجلد اور ۱۰ مجلد کے ہین میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق دہلی سے ملیگی۔

میر عابد علیشاہ صاحب کی تقریر

حضرت کے ... میر عابد علیشاہ صاحب نے ایک تقریر فرمائی۔ اس تقریر کے لیئے حضرت خلیفۃ المسیح نے احباب کو توجہ سے سننے کی ہدایت کی تھی یہ تقریر بھی تمام وکمال انشاءاللہ اگلی اشاعت مین شایع ہوجائے گی۔

اسکا بہترین خلاصہ یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی کامل اطاعت خداتعالیٰ کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔

شاہ صاحب کی تقریر کیساتھ آج کی کارروائی ختم ہوئی مین اسوقت تک انجمن کی سالانہ رپورٹ اور خواجہ صاحب کی اپیل کے متعلق کچھ نہین کہہ سکتا۔

مین چونکہ اسپر کسی قدر بسط سے لکھنے کا ارادہ رکھتا ہون۔ اور رپورٹ کو خود سکرٹری صاحب نے بھی مختصراً پیش کیا تھا۔ کیونکہ وہ اپنی مصروفیت کیوجہ سے صرف چند نوٹ کرسکتے تھے اور رپورٹ بعد مین شایع ہوگی اسلیئے مین اسکا یہی خلاصہ کرکے کہتا ہون کہ

دس ہزار روپیہ کے قریب چندہ ہوگیا

دوسرے دن ۲۸ مارچ ۱۹۱۰ء کی کارروائی ۱۱ بجے تک تھی۔ جس مین تشحیذ الاذہان کا جلسہ ہوا۔ اس جلسہ کی روئداد بھی بعد مین انشاءاللہ شایع ہوگی۔

یہان صرف حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد کی نظم جو انہون نے

دعا اور استدعا

کے عنوان سے لکھی ہے۔ درج کردیتا ہون

نظم مبارک

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہوجاؤ
اہل شیطان نہ بنو اہل خدا ہوجاؤ

گرتے پڑتے در مولیٰ پہ رسا ہوجاؤ
اور پروانہ کی مانند فدا ہوجاؤ

جو ہین خالق سے خفا ان سے خفا ہوجاؤ
جو ہین اس در سے جدا ان سے جدا ہوجاؤ

حق کے پیاسون کے لیئے آب بقا ہوجاؤ
خشک کھیتون کے لیئے کالی گھٹا ہوجاؤ

غنچہ ہین کے لیئے باد صبا ہوجاؤ
کفر و بدعت کے لیئے دست قضا ہوجاؤ

سرخ رو ہو کے رہو داور محشر ہوجاؤ
کاش تم حشر کے دن عہدہ برآ ہوجاؤ

بادشاہی کی تمنا نہ کرو ہرگز تم
کوچہ یار یگانہ کے گدا ہوجاؤ

بحر عرفان مین تم غوطے لگاؤ ہردم
بانیٔ کعبہ کی تم کاش دعا ہوجاؤ

وصل مولیٰ کے جو بھوکے ہین انہین سیر کرو
وہ کرو کام کہ تم خوان ہدیٰ ہوجاؤ

قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی مین
بھولے بھٹکون کے لیئے تم رہنما ہوجاؤ

پنبۂ مرہم کافور ہو تم زخمون پر
دل بیمار کو درمان و دوا ہوجاؤ

طالبان رخ جانان کو دکھاؤ دلبر
عاشقون کے لیئے تم قبلہ نما ہوجاؤ

امر معروف کو تعویز بناؤ جان کا
بیکسون کے لیئے تم عقدہ کشا ہوجاؤ

دم عیسیٰ سے بھی زیادہ ہو دعاؤن مین اثر
ید بیضا بنو موسیٰ کے عصا ہوجاؤ

رہ مولیٰ مین جو مرتے ہین وہی جیتے ہین
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہوجاؤ

سور دِ فضل و کرم وارث ایمان و ہدیٰ
عاشق احمدؐ و محبوب خدا ہوجاؤ

اطلاع

جلسہ نمبر کے نکالنے مین جو دقتین مجھے محسوس ہوئی ہین انکی تصریح کی اسوقت ضرورت نہین مگر اتنا کہنا ضروری ہے کہ اگرچہ طاعون کی وارداتین جلسہ سے پہلے ہی ہو رہی تھین۔ جلسہ کے بعد خصوصیت سے تیز ہوگئین۔ اور پریس کے کارندون مین سے بعض کے عزیز اور ہمسایون کی بیماری اور بعض کی وفات نے مجبور کردیا۔ کہ کام بند ہوجاوے تاہم خدا کا شکر ہے کہ جلسہ نمبر شایع ہوگیا۔ اور اس مین تقریباً تمام تقریرین حضرت خلیفۃ المسیح کی جو پبلک مین کی تھین آگئین بجز ایک خطبہ نکاح کے یا بعض پرائیوٹ جلسون کی تقریرون کے وہ بھی آیندہ انشاءاللہ شایع ہوجائینگی طاعون کی وارداتین ہو رہی ہین اسلیئے اگر آیندہ کوئی پرچہ دیر سے شایع ہو تو مجھے معذور سمجھا جاوے۔ (ایڈیٹر)

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح آپ کا خاندان اور حضرت مسیح موعود کا خاندان بحمداللہ بخیریت ہے دوسرے مہاجرین قادیان خدا کے فضل وکرم کیساتھ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤن کے فیض سے بہرہ یاب ہو رہے ہین۔

(۲) مدرسہ تعلیم الاسلام ۱۵۔ اپریل ۱۹۱۰ء تک بند کردیا گیا ہے۔ بورڈر گھرون کو چلے گئے ہین۔ جو دور کے باقی ہین وہ مدرسہ کی کھلی زمین مین خدا کے فضل سے تندرست ہین۔

(۳) حکیم فضل الدین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ ربہ کی ہدایت کے ماتحت لاہور تشریف لیگئے۔ وہان ان پر عمل جراحی کے ذریعہ پتھری نکالی گئی ہے انکے لیئے احباب خصوصاً دعا کرین۔

عمدہ یونانی اور ویدک ادویات

ہندوستانی دواخانہ دہلی کی کافی شہرت ہو چکی ہے اور اس نے قلیل عرصہ میں معتدبہ اعتبار اور وقار حاصل کر لیا ہے نہ صرف عوام بلکہ خواص یہانتک کہ طبیب اسی دواخانہ کی ادویات کو برتتے ہیں۔

اس دواخانہ کی عظیم کامیابی کا راز محض اخلاص اور صداقت ہے۔

جو ادویات اس دواخانہ میں بنتی ہیں وہ ہماری طب کی بہترین ادویات ہیں صدہا سال سے انکی خوبیوں کے اظہار کا سلسلہ جاری ہے آج بھی وہ ہر ایک آزمائش پر وہ اپنا اصلی اثر دکھاتی ہیں۔ کیونکہ **ہندوستانی دواخانہ میں جو ادویات بنائی جاتی ہیں اصلی اور پورے اجزاء**

دوا سازی کا اس میں پورا اہتمام ہے۔ اصلی اجزا خواہ قیمتی ہوں خواہ سستے پورے ڈالنے پر بھی تمتین واجبی لیجاتی ہیں۔ کیونکہ

یہ دواخانہ شخصی اغراض سے علیحدہ ہے اور اسکی آمدنی طبیبیہ وشفاخانہ دہلی کو دی جاتی ہے۔

اس دواخانہ میں تمام امراض کی ایک ایک اعلیٰ اور مفید دوائیں بنتی ہیں جس کی تعداد پانچسو تک پہونچگئی ہے۔

اس دواخانہ کے جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی سرپرست ہیں

اور انہوں نے اپنی اور اپنے زندہ جاوید بزرگوں کی بعض خاص خاص مجرب دوائیں لوجہ اللہ اس دواخانہ کو دی ہیں۔

نوٹ:- جن پر اثر اور مفید تر ادویات کے سبب اس دواخانہ کو شہرت خاص حاصل ہوئی ہے۔ وہ صرف اسی دواخانہ سے ملسکتی ہیں کسی جگہ اس دواخانہ کی کوئی شاخ نہیں ہے۔ فہرست ادویات مفت!

خط کا پتہ بالکل یہ ہی الفاظ لکھیئے۔ **مینجر ہندوستانی دواخانہ دہلی** تار کا پتہ **میڈی سنز**

پانچروپیہ (ﷲ) سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا آج ان سطروں کے پڑہنے والوں کے سامنے ایک مفید ایجاد کو دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں پورے دو لاکھ کی جائداد کا بلا شرکت غیرے مالک ہو رہا ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے ﷲ سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آجتک دس لاکھ روپیہ کا فروخت کر چکا ہوں جس شخص نے ایکدفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کیواسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بنگیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۶۰۰ روپے تصدیق کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جبتک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اس کے پینے والے کو آسان ہے کیا آپنے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی ایچ جنہا در انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ دار وں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بینظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دیکر ہڈیوں کے گودے فاسفورس کو جمع کرکے خون صالح بکثرت پیدا کرکے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی طاقت سے چالاک و چمکدار کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح تندرست بنا دیتا ہے۔ کہ پیر حوادث زمانہ اگر ہزاروں بھی مارے تو بھی پٹ کر بے آب ہو جاویں ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور ملنے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کے لیکچراروں معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیاز زمانہ کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۶۰۰ روپیہ روح حیات کی تین دن کی بکری کی کون ہے جو یہ نتیجہ نکالے کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کیلئے لاثانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالی یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام نعمتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکے لئے روح حیات تریاق کامل تیر بہدف دوائی ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہی ہے۔ بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑہانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں سرخی آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی ناز یبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کیلئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی ضعف باہ ضعف مثانہ جریان سرعت رقت ضعف اعصاب ضعف معدہ ضعف جگر ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے جسمانی کمزوری لاغری بے رونقی زندگی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجاوے تو بجا ہے حق سے اسلئے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جس پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بنڈول کو جوان مرد جوان کو متاز اور بوڑھے کو صاحب کا دینا اسی روح کا کام ہے۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (عہ) روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف سبز دنی سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے۔ بجار روغن دافع سستی ہے یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معززانہ طاقت کو بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گزرے مریضان نامرد کو پورا مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی روغن دافع سستی ہے ہر دو دوائیں حکیم محمد نفیس ایف۔ آئی ڈاکٹر ڈیکیا گر پروپرائٹر شفاخانہ عالم اکبری منڈی لاہور سے طلب کریں۔

ترجمہ اور نوٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اسوقت تک پانچ پارے شایع ہو چکے ہیں۔

تفسیر سورہ بقرہ مکمل تین روپے چار آنہ (عہ)

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سمان دکھلا رہی ہے کہ الاماں لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے نہیں چلتا ہے ہم پہلے دوا مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں بھی کچھ ہوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ ہم نے انہی امراض کے لیے یہ معجون طیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالیٰ فوراً رفع ہوتی ہے۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لیے انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہے۔ ہمارا کام یہ نہ تھا کہ لکھ مارین کہ جو اثرات طیار ہوئی ہے۔ اول مفت منگایئے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمایئے فی بکس عہ

طلا طلسمی پیرانہ سالی کے اثرا اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خود کشی کی نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ وہ لنکو پائیگو قیمت چھ ماسہ عہ

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ عہ

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈہ ضلع دہلی

پنجاب بھر کا سب سے بڑا و مشہور کارخانہ ہارمونیم باجے

بہت خوشنما پائدار اعلیٰ پالش شدہ واپسی کی شرط بشرطیکہ استعمال نکیا جاوے قیمت نہایت ہی ارزان

سنگل سر دستی ہارمونیم باجہ ۳ - اسٹاپ

بلبتدیوں کے لیے مفید

جو شایقین باجہ سیکھنا چاہیں انکو یہی سیکھنا چاہیئے اس میں سروں کا ایک سٹ ہوتا ہے قیمت درجہ اول لعہ درجہ دوم [illegible]

ڈبل سر دستی ہارمونیم باجہ ۳ اسٹاپ

آواز نہایت ہی سریلی و دلربا اس باجہ میں دو سٹ سروں کے لگے ہوئے ہیں۔ قیمت درجہ اول [illegible] درجہ دوم [illegible]

ڈبل سر فولڈنگ ہارمونیم باجہ

ہاتھ اور پاؤں سے بجتا ہے۔

خواہ کرسی پر بیٹھکر پاؤں سے بجایئے خواہ فرش پر بیٹھکر ہاتھ سے قیمت درجہ اول [illegible] درجہ دوم [illegible]

نوٹ

ہمراہ فرمایش ہر ایک کے پانچ روپے آنے چاہئیں۔ نزدیکتریں ریلوے اسٹیشن کا لکھنا ضروری ہے

ہارمونیم سیکھنے کی کتب

چراغ ہارمونیم ۱۲ر
رہبر ہارمونیم ۱۲ر
ہارمونیم استاد ۸ر
گلدستہ ہارمونیم ۴ر
ہارمونیم درپن ہر دو حصہ ۸ر
ہارمونیم گائیڈ ہر چہار حصہ فی حصہ عہ
ہارمونیم مرمت کرنیکی کتاب ۸ر
طبلہ سیکھنے کی کتاب ۸ر
ستار سیکھنے کی کتاب ۸ر

ملنے کا پتہ
مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹیڈ لاہور

تمام درخواستیں ذریل زر بنام مینیجر فیکٹری مسلم ٹریڈنگ کمپنی لاہور آنی چاہئیں

محبوب اطفال

اسکاٹس ایملشن

جو ہزاروں لاکھوں خوش خوراک ... نے اس خدمت کے صدر میں دیکھا ہے۔ اس طرح انکے بچوں کو تندرست کیا ہے۔ اور اسقدر خوش ذائقہ ہے کہ بچے مزے سے اسکو پیتے ہیں وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو موٹا بنا دیتا ہے۔ ترغیب کے لیے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے۔

اس نشان ماہی گیر مع مچھلی کو جو اسکاٹس کے طریقہ شناخت کا نشان ہے ہاتھ سے چھوڑا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ بچڑنگ لیوٹر لندن

دوسرا ایڈیشن ترجمۃ القرآن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانیکے لیے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے اور یہ التزام کیا گیا ہے کہ کم از کم ہر مہینے میں ایک پارہ ضرور شائع ہو جاوے متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہوا ہے اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکے حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل کو پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنیکی کوشش کی گئی ہے کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائینس دان بھی مزہ اٹھائیں

(مطبع انوار احمدیہ قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب مینیجر وایڈیٹر چھپکر شائع ہوا)

فشار کو پورا کر دیکھا تھا کیا اور حضرت امام کی

زبان اپنے منہ میں لیکر بولا

اور اس فرض کو ادا کیا آخر میں پہر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اس کے شریک ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے ایک ہی امام کے اور ایک ہی باپ کے دو بیٹوں کو یہ فخر حاصل ہوا۔

کہ وہ زبان امام کا کام دیتے رہے

جمعہ کا خطبہ اپنی اہمیت اور شان کے لحاظ سے نہایت عظیم الشان اور ضروری تہا۔ اس میں حضرت نے جس جرات اور قوت اور شوکت الفاظ کیساتھہ

تبلیغ کی ہے

مین اپنے الفاظ پر کہتا ہون کہ اس رنگ کو مین الفاظ مین ادا نہین کر سکتا۔ حضرت کے چہرے کی کچھہ اور ہی حالت تہی جیسے کوئی شخص فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ اور ایک محویت اور جوش اس پر طاری تہا ایسی صورت تہی میں اس خطبہ کو دوسری جگہ درج کرتا ہون اور

سلسلہ کے مخالف علماء

کو خدا کا واسطہ دیکر کہتا ہون کہ وہ اسکو پڑہین اور پہر موت اور خدا کے حضور کہڑے ہونیکا خیال کر کے بتا وین کہ

کیا یہ کافرون کے عقاید ہین

سلسلہ کے پرانے اور سخت مخالف مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کی خدمت مین خصوصاً عرض ہے کہ یہ اعلان عقاید کا ہزارون انسانون کے سامنے جس شان سے کیا گیا ہے۔ وہ ان کے لیے خاص توجہ چاہتا ہے۔ وہ خدا کے لئے دیکہین اور اگر ان عقاید کے رکہتے ہوئے بہی وہ ہمین کافر کہنے کی جرأت کرین تو پہر

انا للہ وانا الیہ راجعون

جلسہ کی کارروائی

(۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء)

آج بہت سے احباب قادیان مین پہونچ چکے تہے مخلہ سادہ سنگت کا جلسہ جامع مسجد مین ہوا۔

سادہ سنگت کے معروف کرانے کی الحکم مین ضرورت نہین کیونکہ ایک سے زیادہ مرتبہ اسکا ذکر الحکم کے کالمون مین ہو چکا ہے۔ سب سے اول میان عبد الوہاب سلطان العلم مدرسہ تعلیم الاسلام نے یہ نظم پڑہی

> جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے
> قمر ہے چاند اورون کا ہمارا چاند قرآن ہے

اس نظم کو میان عبد الوہاب صاحب نے نہایت عمدگی جوش اور دلیری سے پڑہا۔ اس نظم سے متاثر ہو کر حاجی عمر ڈار صاحب نے ایک روپیہ انعام دیا اس کے بعد

ماسٹر عبد الرحمن صاحب کی تقریر

اغراض و مقاصد پر ہوئی سادہ سنگت کی غرض یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص اس سچائی کو جو اس نے قبول کی ہے دوسرے لوگون تک پہونچائے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ اما بعد واضح ہو کہ ہر ایک کام جو کیا جاتا ہے اس مین ایک حصہ تو شیطانی ہوتا ہے اور ایک رحمانی ہوتا ہے یعنی جو کام محض رضا الٰہی کیلئے کیا جاتا ہے۔ وہ کام سراسر رحمانی ہوتا ہے جس کی خدا خود قدر کرتا ہے اور جس کام میں کوئی ظاہری یا مخفی ریا اور نمود ملحوظ خاطر ہوتی ہے۔ وہ شیطانی کام ہوتا ہے جسکا اجر خدا سے نہین ملتا۔ پس جو کچھہ ہم کرین خدا کیلئے کرین اور کوئی نہان در نہان ناموری اور شہرت کی خواہش ہمارے دل مین ہرگز نہو خدا کرے کہ ایسا ہی ہو

جاننا چاہیئے کہ ہم لوگون نے یہان ایک انجمن موسومہ سادہ سنگت کچھہ عرصہ سے قایم کی ہوئی ہے۔ جس کے مربی اور سرپرست حضرت خلیفۃ المسیح ہین اور اس کے ممبرون کے فرائض یہ ہین کہ ہم تحریر یا تقریر اور ٹریکٹ سیریز کے ذریعہ سے تبلیغ کرین۔ کچھہ ٹریکٹ تو پہلے سکھہ صاحبان کو سیدہا کرنیکے لئے شایع کئے گئے ہین اور اب بہی ارادہ ہے کہ پنجاب کی لوکل ضرورتون کو پورا کرنیکی غرض سے اور ایسے ہی ٹریکٹ شایع کرین۔ اور دوسرا ذریعہ تبلیغ کا یہ ہے کہ سادہ سنگت کے بعض ممبر اپنا روزانہ کام اور فرائض منصبی پورا کر کے باہر دیہات مین جا جا کر بوقت شب گاؤن والون کو دین اسلام کے موٹے موٹے اصول بتلاتے اور رسومات بد اور قبیح بدعات سے انہین متنبہ کرتے ہین اور دیہات مین کوٹہون پر رات کے وقت عورتون مردون کو وعظ کرتے ہین اور ضرور تا ان لوگون کو سلسلہ حقہ احمدیہ کے اصول سے آگاہی دیجاتی ہے۔ اور ان غلط فہمیون اور افتراؤن کا دفعیہ کیا جاتا ہے جو زمانہ کے علماء نے ہمارے پاک اصول کے نسبت اپنی خانہ ساز تحریرون یا تقریرون سے عوام کالانعام مین پہیلائی ہوئی ہین اور انہین مغالطہ مین ڈالا ہوا ہے۔

قصہ کوتاہ تبلیغ کرنا اس انجمن کا مقصد اعلیٰ ہے جو یہ کر رہی ہے۔ اور ہماری اس تقریر سے صرف یہی غرض ہے۔ کہ ہم لوگ جو کچھہ بیان کرتے ہین وہ تو یہان ہوتا ہے۔ مگر ہماری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ آپ لوگ بہی اپنے اپنے گہرون کے گرد و نواح اور قرب جوار مین کم از کم دس دس میل تک بالفعل اس زبانی تبلیغ کو سرانجام کرین کیونکہ خدا نے آسمانی نشانون اور شواہد سے جو حجت اس زمانہ مین لوگون پر وارد کی ہے اسکا علم انہین بزبان پنجابی دیا جاوے اور ہماری یہ غرض نہین ہے۔ کہ باہر جا کر دیہات مین اکہاڑے قایم کئے جاوین یا بحث مباحثہ کے آوازے لگائے جاوین بلکہ نہایت صلح و آشتی کیساتھہ امر حق سے انہین آگاہ کیا جاوے ہان اگر کوئی عقدہ کشائی کے لحاظ اور خیال سے بعض اور شکوک کا ازالہ کرانا چاہے تو ایسی صورتون مین ایسے قابل رحم اشخاص کی باتون کو سن کر انہین صحیح جواب دیئے جاوین اور انہین سلوک سے زبانی دینے کی سعی کیجاوے اور ہماری غرض یہ ہے۔ کہ ایسی انجمنین سادہ سنگت جا بجا قائم ہون جنکا فرض ارد گرد کے دیہاتون کو دین اسلام کے اصولون سے آگاہ کرنا ہوگا۔ اور اس کام خیر کے انصرام کیلئے یہ ضروری نہین ہے۔ کہ ایسے مبلغین پوری تحصیل کردہ مولوی فاضل یا بی۔ اے تک تعلیم یافتہ ہی ہون۔ بلکہ اس کام کو وہ لوگ بہی ایک حد تک پورا کر سکتے ہین جنہون نے قادیان کی بابرکت صحبت اور حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریرون سے فیض پایا ہے۔ اور مین امید کرتا ہون کہ اس کام کو اس تہوڑی لیاقت اور استعداد والا بہی کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ درحقیقت وہ تہہ دل سے کام لیکر خدا کو راضی کرنیکے لئے اپنے فرض تبلیغ سے

سکہ درش پھنا چاہتا ہو اور وہ یون بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس کی کتابون کے بعض ضروری حصص کو خلاصہ کر کے بزبان پنجابی دہقانون کو سنایا کرے یا اگر ایسا بھی نہ ہو تو حضرت اقدس کی کتاب کے بعض مضمون کو پڑھ پڑھ کر انکا مطلب پنجابی زبان مین لوگون کو بتلاتا جاوے مگر ایسے جتنے مبلغین کو واجب ہے کہ اس کام کو اول اول اپنے گھر مین جاری کرین پھر اپنے کوٹھے پر پھر اپنے ہمسایون کو بلا کر تبلیغ کرین بعد ازان ارد گرد کے دیہات مین جا کر تو فیق ثب مقدرتون مردون کو اپنی تبلیغ سے بہرہ ور کرے۔ اگر ہماری انجمنہائے احمدیہ جو پنجاب کے مختلف مقامات مین ہین اس سسٹم کو جاری کرین اور اپنے اپنے گاؤن اور گرد و نواح کے دیہات مین لوگون کو ہر روز یون آگاہ کرتے رہین کہ آج اس گاؤن مین وعظ ہوا اور کل دوسرے مین حتّٰی کہ گرد و پیش کے ان تمام دیہات مین کم از کم مہینہ مین ایک ایکمرتبہ وعظ ہو جایا کرے جہاں کہ انجمن سے چھ سات کوس تک واقع ہین یہ تجویز جو مینے پیش کی ہے یہ کوئی فرضی تجویز نہین ہے۔ بلکہ یہان کی سادہ سنگت اس تجویز پر کچھ عرصے سے عملدرآمد کرتی ہی ہے چنانچہ گذشتہ دو ماہ مین قریباً ۳۰ لیکچر اور وعظ گرد و نواح اور قادیان کے چوک مین ہو چکے ہین دراصل وہ زندگی بھی لعنتی زندگی ہے جس مین انسان ہر وقت یعنی ماتدن اپنے نفس اور گھر کے کاروبار مین چیونٹی اور کیڑے کی طرح لگا رہتا ہے۔ اور خدا کی طرف نظر اٹھا کر نہین دیکھتا ہے۔ آپ لوگ بازار مین دیکھین کہ صبح سے لیکر شام تک ہزارون لوگ ادہر سے اُدہر بھاگے چلے جا رہے ہین اور ایسے لوگون سے اگر دریافت کیا جاوے کہ تم ایسی سرگرمی سے کیون دوڑ دھوپ کر رہے ہو تو ان مین سے غالباً نوّے یا ۹۵ فیصدی ایسے لوگ ملینگے جو یہ جواب دینگے کہ مین دوائی لینے چلا ہون فلان چیز کے خرید و فروخت کیلئے جلدی مین ہون بس ایسے لوگ درحقیقت اسی جہان مین دوزخ کا نقشہ دیکھ لیتے ہین جن کے دلون پر دنیاوی ہموم و غموم ہر وقت مستولی رہتے ہین اور خدا بینی اور نیکی کیلئے ان کے انکو کوئی خانہ خالی نہین ملتا

اور دنیاوی خواہشون کی آگ مین ہر وقت جل رہے ہین اور سوتے جاگتے چلتے پھرتے عملی صورت مین نفسی نفسی پکار رہے ہین۔ بعض لوگ بلکہ اکثر احباب ایسے بھی ہین جنہون نے حضرت اقدس کی دس پندرہ تصانیف تو ضرور مطالعہ کی ہین اور قرآن سے بھی کسی قدر مس ہے لیکن وہ تبلیغ مین اسلیئے حصہ نہین لیتے کہ ہم پورے عالم متبحر نہین ہین انہین جاننا چاہیئے۔ کہ خدا نے یہ نہین فرمایا کہ پورے عالم متبحر ہی ہو کر تبلیغ کیا کرو یا پورے امیر کبیر ہو کر ہی زکوٰۃ دیا کرو بلکہ خدا تو تم سے یہی چاہتا ہے۔ کہ

ممّا رزقنٰھم ینفقون یعنے جو کچھ اور جتنا کچھ خدا نے تمہین دیا ہو اسمین سے یہ خرچ کرو یہ نہین فرمایا کہ فلان حد یا تبحر تک ہی پہونچکر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا کرو بلکہ قرآن شریف مین ایک جگہ آیا ہے۔ کہ یہودیون کے تین گروہ ایک جگہ رہتے تھے ان مین سے بعض تو لوگون کو نیکی بدی سے آگاہ کیا کرتے تھے اور بعض موسٰی بدین خود و عیسٰی بدین خود کے غلط اصول کے پابند ہو کر دوسرون کو نیکی بدی سے آگاہی نہین دیا کرتے تھے اور بعض خود بدکاری نافرمانی مین مبتلا اور گرفتار تھے۔ پھر جب خدا کا غضب اور عذاب آیا سبکو بہا لیگیا مگر صرف ان لوگونپر رحم ہوا جو لوگونکو بدکاری نافرمانی شرارت اور ایک ناجائز امر سے منع کرتے تھے۔ مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ یہان ایکدفعہ طاعون کا زور تھا ۷۰ آدمی ہر روز مرتے تھے میری بن ران مین درد اٹھا اور طاعون کا ڈر ہوا تو مینے محلہ والی عورتون کو بلا کر وعظ شروع کر دیا ابھی رکوع ختم نہین ہوا تھا۔ کہ درد رفع ہوگیا پس ان ایام مصائب او طاعون سے محفوظ رہنے کا ایک یہ بھی مجرب اور صحیح نسخہ ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا کرین اور دوسرا فائدہ اس سے یہ ہوتا ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح اس سے بہت جلد ہو تی ہے دیہات کے وعظون اور لیکچرون سے یہ امر واضح ہو گیا ہے۔ کہ ان لوگون کو حق اور راستی سے کچھ حصہ نہین دیا گیا ورنہ وہ لوگ ہدایت کے بہت قریب ہین اور انکو قادیان پر حسن ظن ہے۔ مگر ہماری غفلت کیوجہ سے وہ تا حال ہم سے دور ہین اور عام پیرون اور ملاؤن سے وہ سیر ہو

چکے ہین۔ پیرونکو ایسے ہی فراموش کیا جاتا ہے جیسے کہ ہماری جماعت کے اکثر احباب اپنی عورتون کو مواعظ اور نصائح سے محروم اور بے نصیب رکھتے ہین ؍ الا ماشاء اللہ

دراصل جو کتابین پڑھی جاتی ہین اور انکا حاصل بیخبر لوگونکو بتلا نہین دیا جاتا ایک پہلو سے وہ کتابین اور ان کا پڑھا ہوا رائیگان ہی جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح پر ہے۔ کہ کتابون مین جو کچھ لکھا ہوا ہے۔ ان مین سے تو لکھا پڑھا انسان خود پڑھ پڑھا کر مستفید اور مستفیض ہو سکتا ہے۔ لیکن جن کتابون کو پڑھکر پیٹ یا دماغ مین ڈالا گیا ہے وہ تو ضائع ہی گئیں کیونکہ کتابین جو کھول کر پڑھی جا سکتی ہین مگر پیٹ یا دماغ کو کون پھاڑے اور انکا مطالعہ کرے اگر زبان گویا نہین اور بولنے اور وعظ کرنیکی عادت جوانی یا بطور پیشہ نہین ڈالی گئی تو ہر دو سرے لحاظ سے پڑھا لکھا اور عالم متبحر ہونا بیسود ٹھہرا جب تک کہ اس سے لوگ چشمہ کی طرح مستفید نہ ہون بس علم نافع وہی ہے جس سے لوگ فائدہ اٹھاوین ورنہ بحلوق اسقاط کی طرح تحصیل کردہ اندر ہی اندر سڑ رہا ہے۔ اور وہ ترقی مین نہین بلکہ تنزل مین ہے۔ ہان ایسے واعظون اور سادہ سنگت کے ممبرون کے لیئے چند باتین قابل یادداشت کے ہین اور وہ یہ ہین اول یہ کہ ایسے لوگون کو پرلے درجے کا حلیم اور صابر ہونا ازبس ضروری ہے اور وہ کسی کی درشتی اور سختی پر ہرگز نہ بھڑک اٹھین ورنہ وہ خود ہی سوچین کہ اگر ہم لڑنے اور مخالفین کا دست بدست جواب دینے اور انکی درشتی کا درشتی سے مقابلہ کرنے مین مصروف ہوتے رہین تو پھر کس کس سے مقابلہ کرینگے اور کس کس کے تھپڑ کا جواب دینگے ہم تھوڑے ہین اور مخالفین ہزارون مین پھر اگر صبر نہ کرینگے تو زمانہ تھپڑ لگا کر ہمین صابر بنا سکھا ئیگا بلکہ ہمین تو پتھر لگا کر بھی مخالفون کو پتھر سے جواب نہین دینا ہوگا بلکہ ایسے مقام سے اعراض اور کنارہ کشی سنت نبویہ مین داخل ہے مین تمہین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون۔ کہ یہ بات بالکل سچ ہے کہ یہ راستی اور صداقت جو خدا کا سچ ہمین دیگیا یہ تو ضرور دنیا پر غالب آجائیگی مگر افسوس ہے تو صرف ان نا اہل لوگونپر ہوگا۔ جنکو خدا نے موقعہ

فرصت طاقت توفیق زمانہ شباب اور صحیح و سالم زبان اور جفاکش طبیعت وہی ہے۔ مگر وہ ان خداداد قوائے اور نعمتوں سے لوگوں کو مستفید نہیں کرتے اور ڈوبتی ہوئی امت کی خبر نہیں لیتے۔ پس میں یہ کہکر اپنے بیان کو ختم کرتا ہوں کہ ہمیں عورتوں کی طرح قاعدین ہو کر گھر میں بیٹھے رہنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ مجاہدین ہو کر سمجھکر گزرنا چاہیئے۔ کہ زمانہ نازک ہے کیونکہ ان دنوں میں خدا مفید اور کارکن آدمیوں کی لمبی عمر کرنا چاہتا ہے اور دوسرے اقسام کے لوگوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتا اور نہ کریگا پس جو کوئی چاہتا ہے۔ کہ اسکی عمر دراز اور آفات زمانہ سے محفوظ رہے اسے چاہیئے کہ وہ خود اپنے اوپر فی سبیل اللہ سفر کی تکالیف وارد کرے پھر خدا ایسا نہیں ہے کہ اسپر اور بھی دوسری تکالیف وارد کرے جو اپنے خود خدا کیلئے اپنے تئیں مصائب اور تکالیف میں ڈالتا ہے۔ خدا اسے آرام میں رکھیگا اور جو خود آرام اور طمانیت سے تسلی یافتہ ہے۔ وہ اس سے جدا کیا جائے گا جو اسکے لیئے آگ میں ہے وہ آگ سے بچایا جاویگا۔ جو اس کیلئے دردمند ہے خدا اس کیلئے دردمند ہے۔

امیر صاحب کی تقریر کے بعد شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم نے ایک مختصر سی تقریر کی اور اس میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود مغفور نے آکر کیا تبدیلی کی ہے۔ اور پھر یہ بھی بتایا کہ عیسائیوں نے ایک عاجز انسان کو خدا بنانے میں بہت بڑی غلطی کی ہے ایکطرف اسے خدا مانا دوسری طرف اسکی انسانی کمزوریوں کا شکار بنایا اور اسکی ایسی حالت انجیل کے ذریعہ دکھائی کہ شرم آجاتی ہے آریوں نے روح مادہ کو ازلی اور غیر مخلوق قرار دیکر بہت بڑا شرک کیا ہے۔ اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو حقیقی خدا کا چہرہ دکھاتا ہے۔

پھر ایک نظم کے بعد میاں اللہ دین فلاسفر نے تقریر کی اس کا خلاصہ اور لب لباب یہ تھا۔

مسمریزم والوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ بڑوں پر چھوٹوں کا اثر نہیں پڑ سکتا۔ میں ایک معمولی اور چھوٹا آدمی ہوں اور آپ بزرگ ہیں میرا اثر آپ پر تو نہیں پڑ سکتا۔ لیکن میں صرف چند باتیں کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی دنیا میں آنیکی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ اعلیٰ درجہ کا نمونہ جو اپنے آپکو پیش کرتے ہیں دوسرے لوگ بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جائیں خدا تعالیٰ کے حضور بخل اور کمی نہیں ہے اسلیئے ہر شخص جو اس رنگ میں رنگا جاوے وہ خدا تعالیٰ کے فیض کو حاصل کر سکتا ہے دیکھو پانی کے پاس کیسے ہی غلیظ اور ناپاک کپڑے لیجاویں مگر وہ انہیں بالکل صاف کر دیگا۔ تو کیا خدا پانی سے (جو اسکی مخلوق ہے) بھی گیا گزرا ہے جو لوگوں کو پاک صاف نہیں کرتا۔ اس مقصد کیلئے اسنے انبیاء کو بھیجا ہے جو روحانی معلم ہوتے ہیں۔ اور انکا کام مخلوق کو پاک صاف کرنا ہوتا ہے ان سب میں افضل اور سب سے زیادہ پاک صاف کرنے کی قوت رکھنے والے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اسلیئے آپکے متعلق قرآن کریم میں آیا ہے ویزکیہم اور وہ پاک صاف کرتا ہے۔ آپ کی قوت قدسی ایسی طاقتور اور پر اثر ہے کہ اس وقت تک اور قیامت تک بھی آپکے پاک نفس کی بدولت ہزاروں لاکھوں انسان پاک صاف ہوتے رہینگے۔ اسی بناء پر حضرت مسیح موعود مغفور نے فرمایا۔

وآن مسیح ناصری از دم او شد بے شمار

یعنی اسکی قوت قدسی نے بیشمار انسان مسیح ناصری کی رنگ و خصلت پر بنا دیئے ہیں غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی بہت بڑی زبردست ہے۔ حضرت مسیح موعود بھی اس قوت قدسی کا نمونہ تھے۔ اور وہ آپ بھی ہم سب کو پاک کرنا چاہتے تھے۔ اور انہوں نے لاکھوں کو پاک کیا۔

یہ ساری باتیں تقوی سے حاصل ہوتی ہیں اور متقی اولیاء اللہ میں داخل ہوتا ہے۔ قرآن شریف سے یہی ثابت ہے غرض میں یہی عرض کرتا ہوں کہ ہمیں اوپرے رنگوں پر شیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی اور دائمی رنگ جو کامل خوبصورتی اپنے اندر رکھتا ہے اسپر عاشق ہونا چاہیئے اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لا الہ الا اللہ میں اللہ کے معنے محبوب بھی ہیں۔ پس تزکیہ نفس کی ضرورت ہے اور یہ لمبی دعاؤں اور نمازوں سے ہوتا ہے صوفیاء نے اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل تک نمازیں پڑھی ہیں ایسی لمبی نمازیں پڑھکر دکھی ہیں حضرت مسیح موعود نے تین تین گھنٹہ کا ہی سجدہ کیا ہے۔ پس تم کبھی ایک آدھ مرتبہ ہی ایسا کر لیا کرو۔

فلاسفر کی تقریر پنجابی زبان میں تھی میں نے انکا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھدیا ہے لوگوں نے اسے بہت پسند کیا

اسکے بعد خاکسار ایڈیٹر الحکم نے اغراض سلسلہ سنگت اور ضرورت واعظین پر تقریر کی اور کہا۔

کہ ہر شخص واعظ کا کام کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود مغفور نے یہ خواہش کی تھی اسلام کی تبلیغ دنیا میں اسی طرح پر ہوئی ہے۔ ہر شخص اپنے پیشہ اور کام کے لحاظ سے دوسرے لوگوں سے تعلق رکھتا ہے اگر وہ اس صداقت کو جو اسنے پائی بغیر کسی قسم کے تکلف کے صفائی سے پہونچا دے تو تبلیغ کا سلسلہ اچھی طرح سے جاری رہتا ہے مباحثوں اور مناظروں کی ضرورت نہیں اس سے کوئی فائدہ نہیں پہونچتا۔

حضرت مسیح موعود سے خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچادوں گا مبارک ہونگے وہ لوگ جو اسکا ذریعہ ہونگے۔

پھر اسکے ضمن میں بتایا کہ لوگوں کے اعتراضوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اسلئے کہ اعتراض ہوتے رہتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا صداقت کے ثبوت کے زبردست دلائل کے مقابلہ میں اعتراضات بے حقیقت ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کیسی درخشاں اور روشن ہے مگر ابتک اسپر نااہل اعتراض کرتے ہیں پھر حضرت مسیح موعود مغفور کے کسی کام پر اگر نکتہ چینی کریں تو کیا؟

واعظ بننے سے بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان اپنے نفس کی اصلاح کے لیئے موقعہ ملتا ہے۔ اگر نمائش یا تکلف کے طور پر بھی وہ اصلاح کرے تو رفتہ رفتہ وہ اصلاح حقیقت بھی اپنے اندر پیدا کرے گی۔ حضرت مسیح موعود نے ایک مرتبہ نماز میں حصول لذت پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جس طرح ایک مے نوش یا کوئی اور نشہ استعمال کرنیوالا جبتک اسے پوری لذت حاصل نہو اسے پیتا جاتا ہے

اسی طرح نماز میں لذت حاصل کرنے کیلئے نماز ہی پڑھنی چاہیئے میں آپکو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ انسان ایک ذوق پسند ہستی ہے۔ اور وہ مختلف صورتوں سے لذت اور ذوق حاصل کرنا چاہتا ہے۔ مگر حقیقی لذت خدا میں ملتی ہے۔ عبودیت کی حقیقت جسقدر انسان میں پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اسی قدر وہ معرفت الٰہی کی لذت سے سرشار ہوجاتا ہو پس اس حقیقت کو حاصل کرنا چاہیئے جب یہ حقیقت انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ تو پھر مصائب اور تکالیف بھی محسوس للذت ہوجاتی ہیں اور یہی وجہ ہے جو قرآن مجید نے صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ مومن لایحزن ہوتا ہے غرض آپ لوگ تبلیغ کے کام میں اپنے فرائض کو شناخت کریں۔ اور ہر شخص واعظ کی حیثیت سے کام کرے۔

اب نماز عصر ہوگی اور اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کا درس قرآن ہوگا۔ اور اس شخص کے منہ سے آپ اللہ کا کلام اور اس کے حقایق سنیں گے۔ جو فی الحقیقت اسکے سنانے کا حق اور منصب رکھتا ہے۔ جو کامل عارف باللہ ہے۔ اور وہ چار لاکھ میں ایک آدمی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود و مغفور کی دعاؤں اور تربیت کا عملی نمونہ ہے اسی لئے اسنے کہا تھا۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دین بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے

یعنی جب کوئی شخص یقین اور معرفت کے نور سے معمور اور مسرور ہو جاتا ہے تب وہ

نور دین

بنتا ہے اسے مقام نور دین کا پتہ لگتا ہے کہ وہ بصیرت اور معرفت کے کس مقام پر ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسکو

ہمارا امام اور ہمارا خلیفہ

کیا ہے ہاں خود خدا نے آپ اسے خلیفہ کیا ہے اسلئے کہ خلیفہ بنانا اسی کا کام اور یہ انسانی طاقت اور انتخاب کا کام نہیں ہوتا۔ پس اس کے بعد

آپ اپنے مطاع اور خلیفہ

کے منہ سے خدا کا کلام سنیں گے۔ میں اب دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس امام کا سایہ بہت عرصہ تک ہمارے سر پر قایم رکھے اور ہم اس کی وجود مسعود اور دعاؤں سے فیض حاصل کرتے رہیں۔ اور ہم میں وہ بات پیدا ہو جو وہ پیدا کرنی چاہتا ہے۔ (آمین)

پھر نماز عصر ہوئی اور اسکے بعد درس قرآن مجید ہوا سورہ طٰہٰ کا دوسرا رکوع حضرت نے سنایا۔ درس کے بعد حضرت نے بہت لمبی دعا کی اللہ تعالیٰ اسے ہمارے حق میں قبول فرما دے آمین۔ ازاں بعد بہت سے احباب نے شرف نیاز حاصل کیا اور سینکڑوں آدمی

داخل بیعت ہوئے

حضرت نے بیعت میں خصوصیت سے مندرجہ ذیل الفاظ اضافہ کئے۔ "میں شرک نہیں کرونگا بدعت نہیں کرونگا۔ بدکاریوں کے نزدیک نہیں جاؤنگا کسی پر بہتان نہیں لگاؤنگا چھوٹے بچوں کو ضائع نہیں کرونگا" نماز کی پابندی کرونگا۔ اور زکوٰۃ روزہ حج اپنی طاقت کے موافق ادا کرنے کیلئے مستعد رہونگا"

بیعت کے بعد آپنے حقیقت البیعت پر مندرجہ ذیل تقریر کی

خلیفۃ المسیح کی تقریر حقیقت البیعت پر

بیعت کے معنے بک جانے کے ہیں جو شخص بیعت کرتا ہے وہ اپنے آپکو بیچ دیتا ہے۔ یاد رکھو کہ اپنے آپکو بیچ دینا معمولی کام نہیں بلکہ بہت بڑی ذمہ واری کا کام ہے جو شخص بیعت لیتا ہے۔ اسکی ذمہ واری کو تو تم سمجھ بھی نہیں سکتے۔ یہ بہت خطرناک کام ہے۔ اگر ہم اس ذمہ واری کو سوچکر اس ستر برس سے متجاوز عمر میں بھی کسیکو دہوکہ دوں اور دنیا کے کتوں کی طرح یہ کوشش کریں کہ تمہیں اپنے مطلب پر ڈھال لوں اور کچھ حاصل کریں تو اس سے بڑھکر لعنتی کام کیا ہوگا۔

خدا تعالیٰ نے اس وقت تک میری پرورش فرمائی ہے اور ہر طرح سے مجھے نوازا ہے۔ میں نے اسکے فضلوں کو اپنے شامل حال دیکھا ہے۔ کیا اس ستر برس کے تجربہ کے بعد بھی میں یہ کام کر سکتا ہوں

پھر تم لوگ اپنا ہرج کر کے اور خرچ کر کے آئے ہو کیا اسلئے کہ کسی فریبی کو دیکھو وطن چھوڑ کر اور کرایہ دیکر تمہیں آنا پڑا ہے۔ اور معمولی اخراجات کے علاوہ چندے بھی تمہیں دینے ہونگے۔ پھر وطن اور اقارب سے الگ ہو یہاں تمہیں وہ آرام نہیں ملسکتا۔ جو وطن اور گھر میں حاصل تھا سب کو چارپائی نہیں ملیگی۔ اور زمین پر سونا پڑیگا۔ حالانکہ گھر پر تمہیں چارپائیاں حاصل تھیں وہاں مرضی کے موافق کھانا ملتا تھا۔ یہاں شاید یہ بات نہو وہاں انسان کچھ نہ کچھ کماتا ہے۔ اور یہاں کمایا ہوا بھی دینا پڑتا ہے۔ اس قسم کی مشکلات کو دیکھکر بھی تم اگر محض

دہوکہ کھا کر آتے ہو

تو یہ کیسا خطرناک امر ہے مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ پھر میرا کام تو اور بھی مشکل ہے۔ میرا حال تو ایسا ہے کہ گویا بیعت لیتے وقت تلوار کی دھار پر چلنا پڑتا ہے۔ میرے دل میں کبھی یہ خواہش اور آرزو نہیں پیدا ہوئی۔ کہ لوگوں سے بیعت لوں میں اپنی جان پر کسی کی بیعت کر لینا بیعت لینے سے بہت آسان سمجھتا تھا میرے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ آئی تھی پیر بننے کی خواہش نہ تھی اور رزق کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا یقین دلا دیا ہے کہ وہ آپ میری تمام ضرورتوں کا ضرورتوں سے پہلے تکفل فرماتا ہے۔ اور ستر برس سے متجاوز عمر یعنی اسوقت تک میں نے اسکا تجربہ کیا ہے۔ اور ہر روز کرتا ہوں کہ وہی مجھے دیتا ہے۔ کھانیکو پہننے کو پینے کو اور پھر میرے رہنے کیلئے وہی سامان کرتا ہے۔

پھر تم ہی سوچ لو کہ جس خدا نے مجھے اس عمر تک دیا اور اب اور کتنا وقت رہ گیا ہے۔ جس کے لئے میں اس خدا کے ان انعامات کو دیکھکر بھی پھر فریب سے لوگوں کا مال اڑانا شروع کروں ؟ یہ بات میرے تو وہم میں بھی نہیں آسکتی۔

اگر ایسا ہو تو میرے جیسا لعنتی کون ہوگا (بارک اللہ علیک وفی مالک واولادک وازواجک) اور اگر تم اپنے مال خرچ کر کے اور تکلیفیں اٹھا کر ایک شریر کے قبضے میں جاؤ تو تم جیسا احمق کون ہوگا مگر نہیں تم کو خدا نے احمق نہیں بنایا بلکہ اسنے تمہیں ان میں داخل کیا ہے

جو خدا اور عقل سے کام لیتے ہیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ تم نے حق کو پایا ہے۔ ان یہ خوب یاد رکھو کہ بیعت کر کے تم نے مجھے آپکو بیچ دیا ہے۔ کیونکہ یہی بیعت کی حقیقت ہے۔

سنو! بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ حق نہیں مانتے اسلیئے کہ انکی غرض صرف چند پیسے ہوتی ہے وہ اپنے چندہ سے غرض رکھتے ہیں مگر میں تو چندہ نہیں مانگتا اور نہ مجھے ضرورت۔ مجھے اپنی ذات اور نفس کے لیئے بھی ضرورت نہیں اور اپنی اولاد کے لیئے بھی نہیں میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں اور وہ جانتے بھی نہیں کہ ہمارے باپ نے ہمارے لئے کیا چھوڑا۔ میں نے اپنے باپ کی جائداد میں سے ایک روپیہ نقد بھی نہیں لیا۔ مگر میرے خدا نے مجھے بہت کچھ دیا۔ پھر جس نے مجھے دیا۔ میں اپنی اولاد کے متعلق یہ وہم کروں کہ وہ اسے چھوڑ دیگا؟ ہرگز نہیں۔

میں اگر اپنی اولاد کے لیئے یہ فکر کروں کہ ان کیواسطے کچھ چھوڑوں تو مجھ سا بڑا احمق کون ہوگا۔ پھر اس حالت میں کہ میں موت کے قریب ہوں کیونکہ بڑے جوانوں سے زیادہ مرتے ہیں۔ میں تمہیں ایک اصل بتاتا ہوں اسکو ہاتھ سے کبھی نہ چھوڑو۔

جناب الٰہی سے دعا کیا کرو کہ تم سے غلطی نہو بہت استغفار کرو اور لاحول پڑھو اگر یہ خیال شیطانی ہے تو اللہ تعالیٰ رحم کرے پھر میں ان لوگوں کو جنہوں نے ابھی بیعت کی ہے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بہت استغفار کیا کریں **استغفار** انسان کو بہت سی بدیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور پھر بدیوں کے برے نتائج سے بچاتا ہے۔ اور استغفار کی جڑ یہی ہے۔

پھر **الحمد شریف** بہت پڑھو الحمد شریف ایک بے نظیر دعا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے پڑھنے سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر اس کے مطالب کو خوب سوچ کر پڑھو اور خوب توجہ سے پڑھو

پھر درود شریف بہت پڑھو درود شریف کے پڑھنے میں اس بات کو یاد رکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی مدارج ہو۔ درود شریف کے پڑھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بڑھتی جاتی ہے۔ آپکے اتباع کا جوش پیدا ہوتا ہے۔ ملائکہ سے تعلق بڑھ جاتا ہے۔ درود شریف کا کثرت سے پڑھنا بڑا ہی مفید امر ہے۔ پھر **لاحول** بہت پڑھا کرو۔ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکیوں کے لیئے توفیق اور بدیوں سے بچنے کی توفیق ملتی ہے۔ اور ہر قسم کی مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ یہ میرا اور تمام راستبازوں کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ ایک نصیحت ہے جو میں نے تمہیں درد دل سے کی ہے۔ اور محض خدا کی رضا کیلیئے کی ہے اگر دل سے نہیں کی تو پھر خدا پکڑنے والا ہے۔

میں پھر کہتا ہوں اور کھول کر کہتا ہوں کہ مجھے دنیا کی کوئی غرض نہیں اور نہ دنیا طلبی اور جاہ طلبی میرا مقصود ہے صرف

خدا کی رضا چاہتا ہوں

وہ کسی طرح سے راضی ہو جاوے۔ پھر یاد رکھو کہ میں اجتماع کو ضروری سمجھتا ہوں۔ اجتماع پہ خدا تعالیٰ کے بہت بڑے فیضان اور برکات نازل ہوتے ہیں۔ اسلیئے اس کی بہت بڑی تاکید قرآن مجید میں آئی ہے۔ مگر یاد رکھو کہ اجتماع ہمیشہ ایک شخص پر ہی ہو سکتا ہے ایک درخت کی خواہ لاکھ شاخیں ہوں اور سب کی سب پانی میں بھی ہوں تو بجائے اسکے کہ وہ سرسبز ہوں وہ سب کی سب خشک اور مردہ ہو جائینگی بلکہ پانی کو بھی متعفن کر دینگی اسی طرح اگر مسلمان ایک شخص پر اکٹھے نہ ہوں تو ان کی حالت اس درخت کی ٹہنیوں کی سی ہوگی اگر وہ درخت کیساتھ وابستہ رہینگی تو سرسبز رہینگی ورنہ نہیں۔

میں الفاظ بیعت میں ایک لفظ بڑھانا چاہتا تھا۔ کہ

آپس میں محبت بڑھائیں گے

مگر میں نے دیکھا کہ بعض آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ اسلیئے میں ڈر گیا کہ ایسا نہو یہ لوگ معاہدہ کا خلاف کریں اور پھر معاہدہ کی خلاف ورزی سے نفاق پیدا ہو جاتا ہے۔ بہرحال آپس میں محبت بڑھاؤ اس کی بہت بڑی ضرورت ہے ہماری کمزوریاں ہوں تو دعا کرو کیونکہ دعا ہی تمام بیماریوں کا علاج ہے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ توفیق دیگا اگر مجھے موقعہ ہوا تو بہت سی باتیں سناؤنگا۔

"عقائد احمدیہ"

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ کو ملتان شہر تک پہونچانے کا خاص اہتمام فرمایا جیسا کہ اوپر کہیں ذکر کیا گیا آپ ایک ایک دو دو جملے بیان فرماتے تھے پھر انہیں کو بلند آواز سے دیگر احباب اور آخر خاکسار ایڈیٹر الحکم لوگوں تک پہونچا دیتا تھا اس خطبہ میں حضرت نے عقاید احمدیہ کو واضح بیان فرمایا اور زاں بعد جماعت کو اشاعت اسلام کی طرف متوجہ کیا۔ اور پھر اپنے مطاع اور امام کے نقش قدم پر چل کر سلطنت برطانیہ کی وفاداری فرمانبرداری اور امن کی حمایت کی تعلیم دی اور بالآخر قوم میں وحدت اور باہم اخوت و محبت کا سبق پڑھایا اس خطبہ کو اور حضرت کی تقریر کو ہمارے مخالف ضرور غور سے پڑھیں اور خدا کیلیئے وہ اپنی آواز اٹھائیں کہ اس کے بعد بھی انکا نورقلب ہمیں کافر کہنے کی دلیری کرتا ہے۔

اسی ضمن میں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ حضرت نے جب خطبہ کے پہونچانے کیلیئے بعض دوستوں نے چاہا کہ بلند آواز سے پہونچائیں تو کسی نے کہدیا جو کچھ اردو زبان میں حضرت فرمائیں۔ وہ دوسرے آدمی کہیں حضرت نے فرمایا نہیں جو کچھ میں کہوں سب کچھ دوہرا دو قرآن ہی تو پہونچانا ہے۔ ہم کیا اور ہمارے الفاظ کیا اصل برکت قرآن کریم ہی کے الفاظ میں ہے یہ فقرہ آپکے اخلاص اور قرآن کریم کی عظمت کے اظہار کے جوش کو ظاہر کرتا ہے! (ایڈیٹر)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اما بعد
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

کلمہ توحید | تمام خطبے جو دنیا میں پڑھے جاتے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر آج تک اس کا
ابتدا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً
عبدہٗ ورسولہ سے ہوتا ہے

کلمہ توحید اور اسکے تین فائدے

اسکا پہلا حصہ ہے۔ لا الہ الا اللہ
اس کے تین فائدے ہین
پہلا فائدہ یہ ہے۔ کہ جو شخص اسے آواز بلند پڑھ لیتا ہو
ہم اسے مسلمان اور شرک سے بیزار سمجھ لیتے ہین اور دوسرا
فائدہ اسکا یہ ہے کہ جب اس کے معنون پر حقیقی طور پر ایمان
ہوتا ہے تو ایسا مومن دنیا کے تمام اسباب اور ذرائع کو
تب ذریعہ مانتا ہے جب دیکھ لیتا ہے کہ میرا مولیٰ ان کو
اسباب بناتا ہے۔ اور اسی نے ان مین تاثیر رکھدی ہے یعنی
دراصل وہ سچا موحد ہو کر اسباب پر بھروسہ کرنا ہی شرک سمجھ
لیتا ہے۔ یہ اعلیٰ درجہ کی بات ہے (ایڈیٹر) تیسرا فائدہ
جس کی شہادت تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام اولیا کرام
یک زبان ہو کر دیتے آئے ہین یہ ہے کہ جب اس کلمہ کی
کثرت کیجاوے اور اسے بار بار سمجھکر دوہرایا جاوے۔ تو
اللہ تعالیٰ تک پہونچنے کیلئے اور اس کے قرب کی راہ مین جو
حجاب اور پردے ہوتے ہین وہ آسانی سے بتدریج اٹھ جاتے
ہین۔ اس کلمہ کے پہلے فقرہ کے

فقرہ اول کے دو حصے

دو حصے ہین ایک ہین لا الہ دوسرے
مین الا اللہ ہے پہلا حصہ گناہون کے دور کرنے اور ان سے
بچانیکا سامان ہے۔ اور دوسرا نیکیون کے حاصل کرنیکا
ذریعہ۔ لا الہ مین دنیا کے تمام معبودون محبوبون اور مطلوبون
کی نفی ہے جو کوئی چیز انسان کی نظر اور ایمان مین محبوب
اور مطلوب ہی نہ رہی تو وہان امور پر جو گناہ ہین جھک
کیونکر سکتا ہے۔ اصل اشیاء جو اس کے لیے حلال ہین وہ بھی
جب اسکا مقصود بالذات نہ ہونگی تو جو اسپر حرام ہین انکی
طرف تو وہ توجہ بھی نہین کر سکتا۔ اس طرحپر یہ پہلا حصہ
لا الہ گناہون سے بچانے کا ذریعہ ٹھہرتا ہے۔ کس کس طرحپر
ہر ایک گناہ سے انسان اس حصہ پر ایمان لا کر بچ سکتا
ہے یہ لمبی بحث ہے۔ دانشمند اس اصل پر جو مینے بیان
کر دیا ہے غور کرین۔ الا اللہ سے نیکیون کی طرف توجہ
کیونکر پیدا ہوتی ہے؟ اس طرحپر کہ جب انسان دنیا کے تمام
مطلوبات ومحبوبات کو فانی اور ادنیٰ یقین کر کے کامل الصفات
خدا کیساتھ پیوند کرتا ہے تو پھر اس کی تجلی اس کے تمام جذبات کو
اپنی رضا کے نیچے کر لیتی ہے۔ اور اس کا اصل مطلوب ہر امر
مین خدا ہوتا ہے پس وہ کسی کام کو کرتا ہی نہین جب تک وہ
اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھے۔ یعنی جہان ایکطرف اسے نگران حال
پاتا ہے۔ وہان دوسری طرف اس کی رضا اور اجازت کو
دیکھتا ہے۔ اس طرحپر وہ نیکیون کو حاصل کرتا ہے (ایڈیٹر)

کلمہ کا دوسرا جزو

پھر اس کلمہ کے ساتھ حضرت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ
کا جملہ اس لئے لگایا کہ آپ نے دیکھ لیا تھا۔ کہ زمانہ گذشتہ
مین جو ہادی دنیا کی ہدایت کے لیئے وقتاً فوقتاً آئے ایک
زمانہ گذرنے کے بعد انکو معبود بنا لیا گیا۔ اور خدا تعالیٰ کی
معبودیت مین انکو شریک کر لیا گیا۔ اس گند سے دنیا کو
بچانیکے لئے آپ نے اس حصہ کو رکھا تا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایک عبد سمجھین اور آیندہ چونکہ اس امت مین ولی
ہونگے اسلیئے انہین بھی کوئی معبود قرار نہ دے لے۔

**پس مین اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ کو کلمہ کا
متمم یقین کرتا ہون**

اور مین ایمان رکھتا ہون کہ اس جزو پر ایمان لانیکے
کے بدون مومن بن ہی نہین سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ
پر ایمان لاتا ہے جو لا الہ الا اللہ کا منشا ہے۔ اور وہ
اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ پر غور کرتا اور اس کے اسماء اور
افعال پر سوچتا ہے تو یقیناً اسے اللہ تعالیٰ کے فرشتون

ایمان کے ارکان

اللہ تعالیٰ کی کتابون اللہ تعالیٰ
کے نبیون پر اور تقدیر پر اور حشر نشر پل صراط جنت ونار
پر ایمان لانا لابدی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے
صفات کے ہی ثمرات ہین اور ایمان باللہ کے لیئے
لابد ہے کہ وہ اسکو صفات کاملہ سے موصوف یقین کرے
چونکہ اسی نے تقدیر کو بنایا۔ ملائکہ کو پیدا کیا۔ جنت ونار کو
پیدا کیا۔ انبیاء علیہم السلام کو بھیجا۔ انکو صحائف دئے اسلیئے
ملائکہ پر ایمان لانا۔ خدا کی کتابون اس کے
رسولون تقدیر۔ حشر ونشر۔ پل صراط
جنت ونار پر ایمان لانا ضروری ہو جاتا ہے

ایمان و اعمال

پس میرے ایمان مین ایمان باللہ ہو ہی
نہین سکتا جب تک وہان باتون پر بھی ایمان نہ لاوے پھر ایمان
کے بعد اسکا اثر انسان کے جوارح پر ہوتا ہے جوارح سے
جو امور سرزد ہوتے ہین۔ انکا نام اعمال ہے۔ انہین نماز ہے
روزہ ہے حج ہے اخلاق فاضلہ ہین رذائل سے بچنا ہے
ایمان باللہ اور ایمان کامل کیساتھ اعمال بھی لابد ہین قرآن کریم
سے یہ ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا والذین یومنون بالآخرۃ
یومنون بہ وھم علی صلاتھم یحافظون۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو
تو وہ آخرت پر بھی ایمان لاتا ہے یعنی اللہ پر ایمان لانا آخرت پر
ایمان لانیکے لئے ضروری ہے۔ پھر اس ایمان کا اثر اعمال
پر یون پڑتا ہے۔ کہ ایسے مومن اپنی نمازون کی حفاظت
کرتے ہین اور انہین ضائع نہین ہونے دیتے پس یاد رکھو کہ
جو شخص لا الہ الا اللہ کا دعویٰ کرے اور با این نماز کا تارک
ہو اور قرآن کریم کی اتباع مین سستی کرے وہ اپنے اس
لا الہ الا اللہ کے دعوے مین سچا نہین جیسا کہ یہ آیت
ظاہر کرتی ہے۔

نبوت محمدیہ

اس کے بعد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
تذکرہ اس کلمہ مین موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبوت کے اقرار کیساتھ ہمین ضرورت پڑتی ہے۔ کہ ہم قرآن
شریف مین دیکھیں۔ کہ آپ کس درجہ کے انسان تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند معلوم کرنیکے لئے مومنون کو وہ
آئین جو اونکی تعداد شہادت کی ہے۔ سامنے رکھنی پڑتی ہین
ایک جگہ فرمایا

انک لعلی خلق عظیم

دوسری جگہ فرمایا کان فضل اللہ علیک عظیما
اب غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
دو عظمتون کا ذکر کیا۔ ہے ایک تو عظیم اخلاق پر ہوتا ہے۔
بڑا ہوتا ہے پھر جس کو اللہ بڑا بتائے اسکا خیال کرو کہ وہ
بڑائی کس شان کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ جو کامل الصفات ہستی ہے
اسکی طرف سے جسکو بڑائی عطا ہو وہ بڑائی ایسی نہین ہو سکتی
جسکا وہم یا اندازہ ہو سکے۔ اور یہ بڑائی ایک اخلاق مین عطا
کی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شک اخلاق کا

اندازہ ہو سکتا ہے۔ پھر عظیم فضل آپ پر کیا اب غور کرو کہ جسکو یہ دو عظمتیں حاصل ہوں اور فضل عظیم اور خلق عظیم والا جسکا مقتدا ہو۔ اور نہیں کسی اور کی ریجہ ہی کیا ہو سکتی ہے جو ہو خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم۔

کتاب اللہ پھر جو کتاب اللہ جل شانہ نے اس کامل انسان صاحب خلق عظیم و فضل عظیم پر نازل کی اسکے لیے دو گواہیان مین پیش کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان لہ لحافظون اور پھر فرماتا ہے۔ لا یاتیہ الباطل مین بین یدیہ و لا من خلفہ

پہلی آیت مین اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا آپ وعدہ فرمایا اور دوسری آیت مین یہ فرمایا کہ باطل اسپر اپنا اثر نہیں کر سکتا۔ اب جس کتاب کا محافظ حق سبحانہ ہو اور وہ آیندہ کیلئے پیشگوئی کرتا ہے۔ کہ اسکو باطل کبھی کوئی چیز نہیں بھیجینگے۔ تو ہمین سائنس کا کیا ڈر اور کسی اندرونی یا بیرونی حملے کا کیا خوف؟

مینے ہمیشہ یہ ظاہر کیا ہے کہ جسقدر سائنس اور دیگر علوم ترقی کرینگے اسی قدر قرآن مجید کے کمالات کا اظہار ہوگا۔ اس کتاب کو لیکر ہمین کسی حملے سے دنیا مین رہکر گھبرانے کی حاجت نہیں کیونکہ ہمین یقین ہے۔ اور تجربہ نے بتا دیا ہے

کہ نہ اس مین تحریف ہوگی اور نہ یہ دنیا سے اٹھے گی

پس یہ کتاب کامل کتاب ہے۔ اور یہی خالق فطرت نے بتا دیا ہے تو اسپر کسی حملے کا ڈر نہیں اور نہ گھبرانیکی حاجت ہے ہان اگر ڈر ہے۔ تو اس بات کا کہ بعض گہروں سے بلکہ دوسرے گہرون میں چلی جائیگی۔ تو پچھلے بزرگونکی روح کو کیسا ملال ہوگا۔ **پس خوف ہے تو یہ ہے کہ کوئی اسکی اتباع سے نہ نکلجاوے۔**

موجودہ حالت موجودہ حالت مین میں دیکھتا ہوں کہ کچھ امرا ہین کچھ علما اور سجادہ نشین ہین اور کچھ وہ نوجوان ہین جو قوم کے لیے کالجون مین تعلیم پانیکی طیاریان کر رہے ہین جب عملی رنگ میں یہی لوگ مذہبی امور میں سست ہوں تو عوام مخلوق کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ اسلیئے سورۃ والعصر مینے پڑھی ہے۔ اور میرا مطلب اس مین یہ ہے

کہ زمانہ جس طرح بڑی تیزی سے گذر رہا ہے اسی طرح ہماری عمرین تیزی سے گزر رہی ہین جس طرح وہ آناً فاناً گزر رہا ہے۔ اسی طرح سے وہ ہر آن اپنا اثر ہماری عمرون پر ڈال رہا ہے اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ شریف مین جہان انسانی عمر کے اس طرح تیزی سے گزرنیکی طرف متوجہ کیا ہے۔ ساتھ ہی اس سورۃ مین اس کا علاج بتایا ہے۔ کہ تمہین زمانہ کی پروا نہیں اگر ہمارا حکم مان لو۔ اس حکم کی تعمیل سے تم زندہ جاوید ہو جاؤ گے اور وہ یہ ہے۔ کہ

آپ مومن بنو اور اعمال صالحہ کرو۔ دوسرے کو مومن بناؤ اور حق کی وصیت کرو۔ حق کے پہونچانے مین تکالیف سے نہ ڈرو اور صبر و استقلال سے کام لو۔

وصیۃ الحق اس علاج پر اگر مومن عمل کرے اور اس کو اپنا دستور العمل بنالے تو یقیناً یقیناً وہ ہمیشہ کی زندگی پالیگا۔ بہرحال یہ سورۃ العصر وہ سورۃ کریمہ ہے۔ کہ جب صحابہ کرام آپس مین ملتے تھے تو اسکو پڑھ لیا کرتے تھے۔ آج تم اور ہم بھی ملے ہین اور نہیں معلوم آیندہ ہمین ملنے کا موقعہ ہوگا یا نہیں اسلیئے مینے اس سنت پر عمل کرنیکی نیت سے اس سورۃ کو پڑھا ہے اور مینے چاہا ہے۔ کہ

وصیت الحق کے طور پر تمہین سنا دون

سنو! مین اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں کہ وہ اپنی ذات مین یکتا اپنی صفات مین بے ہمتا اپنے اسماء اور افعال مین لیس کمثلہ شیئ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے ملائکہ پر ایمان رکھتا ہوں جو تمام نیک تحریکوں کے محرک ہین اور ان پر ایمان لانیکی یہی غرض ہے۔ کہ ہر نیک تحریک پر انسان عمل کرے مین اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ خواہ انکا ذکر قرآن مجید میں ہے یا نہیں وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے راستباز بندے تھے۔ اور انہوں نے مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا کلام اپنے اپنے وقت پر پہونچایا۔

مین اس بات پر بھی ایمان رکھتا ہوں کہ تمام نبوتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئین بلکہ میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں اور بصیرۃ اور شرح صدر کے ساتھ کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف تمام نبوتون کے جامع اور خاتم تھے میں پھر کہتا ہوں کہ آپ خاتم النبیین خاتم الرسل اور خاتم کمالات انسانی تھے میرا یقین ہے کہ تمام انبیاء اور تمام اولیاء اور تمام انسانی کمالات کے آپ جامع اور خاتم ہین اور اب آپ کے بعد میرا وہم بھی تجویز نہیں کرتا کہ کسی شخص مین ایسے کمالات ہوں۔ میں اس کے متعلق حضرت صاحب کا ایک شعر سناتا ہوں

اے در انکار و شکے آن شاہ دین
خادمان و چاکرانش را ببین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے لیے جب ہم دیکھتے ہین کہ صحابہ کرام کیسے پاک گروہ تھے تو یہ قصہ معلوم ہوتا ہے تمہارا وجود اس گاؤن مین خود گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ

احمد کا غلام بننے سے کیا فضل کرتا ہے

اسی طرح میں خدا کی تقدیر حشر و نشر پل صراط جنت و نار پر ایمان رکھتا ہوں میں اب تمکو اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہوں

ہمارے مذہب کا معیار کہ مینے لمبا خطبہ نہیں سنایا۔ میری غرض یہ بھی ہے۔ کہ میرے بعد تقریر کرنے تک اگر کوئی اور تمہین تقریرین سنائیں یا باتیں بتائیں گے تو ہمارے مذہب اور معتقدات کا یہ معیار ہوگا۔

اگر اس کے موافق کوئی بات ہو تو ہماری طرف سے سمجھو اور اگر اس کے خلاف ہو تو وہ ہمارے عقاید کے مطابق نہیں۔

گورنمنٹ کا شکریہ اسلام چونکہ حق کے اظہار کے لیے آیا ہے۔ جیسا کہ اس سورۃ سے ظاہر ہے اسلیئے مین تمہین یقین دلاتا ہوں کہ جہان تمہین دین کی بہت سی باتیں پہونچائی ہین وہاں ہم تمکو دنیا کی ایک بات سناتے ہین مگر دنیا کی نہیں ہم اسے **دین ہی سمجھتے ہین۔** اور دین ہی سمجھ کر کہتے ہین اور وہ یہ ہے۔ کہ ہمارے سارے دنیا کے کام بلکہ دین کے بھی سب کام امن پر موقوف ہین اگر امن قائم نہ رہیگا تو کوئی کام نہیں ہو سکے گا۔ جسقدر امن بڑھکر ہوگا۔ اسی قدر حق کا ابلاغ عمدہ طور سے ہوگا اسواسطے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ امن کے حامی رہے